اسلامی
قانون
مرتبہ
حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ
محمد ابوالکلام احسن القادری الفیضی
صدر اعلیٰ دارالعلوم ضیاء الاسلام (مغربی بنگال)
۴
ناز بک ڈپو
نمبر ۶ بولائی دت اسٹریٹ کولکاتا ۷۳
Ph : 2235-0051/2235-3152

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ط

مکاتب اسلامیہ اور پرائمری اسکول کے نونہالوں کی دینی تعلیم کا سلسلہ

اسلامی قانون

حصہ چہارم

مرتبہ

حضرت مولانا الحاج محمد ابو الکلام القادری مظفرپوری

فاضل نظامیہ جمشید پور

صدر المدرسین دارالعلوم ضیاء الاسلام ہوڑہ

نظر ثانی مولانا محمد عبدالمبین نعمانی دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ۔ اعظم گڑھ

ناز بک ڈپو ۶ / بولائی دت اسٹریٹ کلکتہ ۷۳

Rs. 50/-

ناز پبلشنگ سنٹر

کلکتہ۔ ۷۳

نیو ایشین پرنٹرز کلکتہ۔ ۷۳

فہرست مضامین

عرض مؤلف

میری اپنی آرزو اور تمنا تھی کہ دینی اور مذہبی مسائل کا ایک ایسا مفید اور مستند سلسلہ منظر عام پر لایا جائے جو مکاتب اسلامیہ اور پرائمری اسکول کے نونہالوں کی دینی تعلیم کے لئے بہترین ثابت ہو اسی نیک مقصد کے پیش نظر میں نے فنِ دینیات میں ایک ایسا جامع اور ٹھوس نصاب مرتب کیا جو بفضلہ تعالےٰ بلا تفریق مسلک ہر حلقۂ علم ادب میں شرف قبولیت سے نوازا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے مغربی بنگال اُڑیسہ اور بہار کے اکثر و بیشتر مکاتب دینیہ اور پرائمری درجات میں داخل نصاب ہو گیا' فالحمد اللہ علی ذالک۔

ترتیب وصحت کا پورا خیال رکھا گیا ہے مگر پھر بھی کہیں آپ کو کوئی فروگذاشت نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر شکریہ کا موقع عنایت کریں' مولا تبارک و تعالےٰ میری اس کوشش کو شرف قبولیت سے سرفراز فرما کر ذریعہ نجات اور سامان مغفرت بنائے۔ آمین۔

محمد ابولکلام احسن القادری

خادم دار العلوم ضیاء الاسلام ہوڑہ

مبلغ یورپ حضرت علامہ قمر الزماں خاں اعظمی

جوائنٹ سکریٹری دی ورلڈ اسلامک مشن انگلینڈ کے تاثرات

حامداً ومصلیاً ! عصر جدید میں دینی تعلیم کی اہمیت جس قدر زیادہ ہے وہ ارباب فہم سے مخفی نہیں ہے۔ آج کے دور میں سب سے بڑی تبلیغی خدمت یہ ہے کہ نونہالانِ اسلام کے ذہنوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھالا جائے اور ان کی نشو ونما مذہبی بنیادوں پر کیجائے تاکہ دنیا کی کوئی باطل تحریک ان کے دماغ سے مذہب کی گرفت ڈھیلی نہ کر سکے۔ کسی فکری اور اعتقادی نظام کو ذہنوں میں اتارنے کیلئے بچپن سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ ایام طفولیت کی تربیت اور تعلیم نقش کالحجر ہوتی ہے۔ جسے مرور ایام مٹا نہیں سکتا۔ بہت دنوں سے اس بات کی ضرورت محسوس کیجارہی تھی کہ بچوں کے ذہن کو مد نظر رکھکر ان کے معیار کے مطابق ایک نصاب تعلیم تیار کیا جائے جس میں ایسی کتب شامل ہوں جو نونہالان اسلام کو اسلام کے فکری اور اعتقادی سانچے میں ڈھال سکیں۔ فاضل گرامی حضرات مولانا محمد ابو الکلام احسن القادری صدر المدرسین دار العلوم ضیأالاسلام ہوڑہ کی کتاب اسلامی قانون حصہ سوم کو جستہ جستہ دیکھنے کا موقعہ ملا۔ بے پناہ مسرت ہوئی۔ یہ کتاب انتہائی سلیس اور شستہ زبان میں لکھی گئی ہے جو تدریجاً جملہ بنیادی مسائل کو بچوں کے ذہن میں اتار سکے گی مجھے امید ہے کہ یہ کتاب فن تدریس کے ماہرین کی نگاہوں میں وہ عزت ووقعت حاصل کر سکے گی جس کی یہ مستحق ہے میں حضرت مولانا محمد ابو الکلام احسن القادری کو اس تالیف پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعاء کرتا ہوں کہ خدائے قدیر ان کو مزید کتابوں کے اتالیف کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد قمر الزماں اعظمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کتاب العقائد

حمدِ باری کا بیان

یارب تو ہے سب کا مولیٰ ۔۔۔ سب سے اعلیٰ سب سے اولیٰ

تیری ثنا ہو کس کی زباں سے ۔۔۔ لائے بشر[1] یہ بات کہاں سے

تیری اٹک اٹک بات نرالی ۔۔۔ بات نرالی ذات نرالی

تو ہی دے اور تو ہی دلائے ۔۔۔ تیرے دیئے سے عالم[2] پائے

تو ہی اوّل تو ہی آخر ۔۔۔ تو ہی باطن تو ہی ظاہر

تجھ سے بھاگ کے جانا کیسا ۔۔۔ کوئی اور ٹھکانہ کیسا!!

کوئی تیرا بھید بتلائے ۔۔۔ تو وہ نہیں جو فہم[3] میں آئے

تجھ پہ ذرّہ ذرہ ظاہر ۔۔۔ نیت اور ارادہ ظاہر

کوئی نہ تھا جب تھا تو ہی ۔۔۔ تھا تو ہی تو ہوگا تو ہی

تیرے در سے بھاگ کے جائیں ۔۔۔ پھر تیرے ہی در پہ آئیں

آٹھ پہر ہے لنگر جاری ۔۔۔ سب ہیں تیرے در کے بھکاری

حضرت حسن بریلوی علیہ الرحمۃ

---

[1] انسان۔ [2] دنیا۔ [3] سمجھ بوجھ

ذات وصفاتِ الٰہی کا بیان

سوال:۔ سارے عالم کا خالق و مالک کون ہے؟

جواب:۔ سارے عالم کا خالق[1] و مالک وہ ایک اللہ ہے، دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہیں سب اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں، مگر وہ اللہ اپنے آپ ہے، اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا، نہ وہ کسی کا باپ نہ کسی کا بیٹا، نہ اس کے کوئی بیوی نہ رشتہ دار سب سے بے نیاز ہے، وہ کسی بات میں کسی کا محتاج نہیں، بلکہ سب اسکے محتاج ہیں، ہم سب اسکے بندے ہیں وہ اپنے بندوں پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہے، اسکی نعمتیں اس کے احسان بے انتہا ہیں، وہی اس لائق ہے کہ اس کی عبادت کیجائے، اس کے سوا دوسرا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

سوال:۔ اللہ کے معنی کیا ہیں؟

جواب:۔ اللہ، خدا کیلئے اسم ذات ہے جو واجب الوجود[2] ہے، اور ہر کمال وخوبی کا جامع ہے اور ہر عیب و نقص سے پاک ہے وہ اپنی تمام صفات کمالیہ کے ساتھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اور ہمیشگی صرف اسی کی ذات و صفات کیلئے ہے، اس کے سوا جو کچھ ہے، پہلے نہ تھا جب اس نے پیدا کیا تب ہوا۔

سوال:۔ صفات کمالیہ کے کیا معنی ہیں؟

۱؎ اُلٹ پھیر۔ ۲؎ جب کچھ نہیں تھا۔ ۳؎ جب کچھ نہیں رہے گا۔

جواب: خدائے تعالیٰ کی ذات ہر کمال و خوبی کا جامع اور ہر عیب و نقص سے پاک ہے، تو اس کمالِ ذاتی کے لئے جن جن صفتوں سے اس کی ذات کا آراستہ ہونا ضروری ہے ان صِفات کو صفاتِ کمالیہ کہتے ہیں۔

سوال: صفاتِ کمالیہ کل کتنی ہیں؟

جواب: خدائے تعالیٰ کی ذات پاک میں بہت سی صفتیں ہیں جن میں اہم صفتیں نو ہیں۔ اور وہ یہ ہیں، حیات، قدرت، اِرادہ و مشیّت، علم، بصر، کلام، تخلیق، رزّاقیت۔ سمع

سوال: حیات کے کیا معنی ہیں؟

جواب: حیات کے یہ معنی ہیں کہ خدائے تعالیٰ خود زندہ ہے اور تمام چیزوں کو زندگی بخشنے والا ہے، پھر وہ جب چاہتا ہے ان کو فنا کر دیتا ہے۔

سوال: قدرت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خدائے تعالیٰ کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے اس لئے کہ وہ قَدِیْر ہے، یعنی وہ قدرت والا ہے، کوئی ممکن اس کی قدرت سے باہر نہیں، جو چاہے کرے، نیستی سے ہستی، اور ہستی سے نیستی، امیر کو غریب اور غریب کو امیر، بادشاہ کو فقیر اور فقیر کو بادشاہ کر دے، جس چیز میں جو اثر چاہے پیدا کر دے اور جب چاہے وہ اثر نکال دے۔

سوال: ارادہ و مشیّت کے کیا معنی؟

جواب: خدائے تعالیٰ کی مشیت و ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا تمام چیزوں کو اپنے ارادوں کے مطابق جیسا چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے، اور ان میں اپنے ارادے ہی سے تصرّف[1] فرماتا ہے۔

سوال:۔ صفتِ علم کے کیا معنی ہیں؟
جواب:۔ اللہ تعالیٰ کو ہر شئی کا علم اور ہر چیز کی خبر ہے، کیونکہ وہ علیم یعنی سب چیزوں کا جاننے والا ہے، خواہ وہ شئی ظاہر ہو یا باطن، چاہے ہو رہا ہے یا ہو چکا ہے، یا ہونے والا ہے، سب کو ازل[۲] میں جانتا تھا اب جانتا ہے اور ابد[۳] تک جانے گا، چیزیں بدلتی ہیں، مگر اس کا علم نہیں بدلتا، علم ذاتی اس کا خاصّہ ہے۔

سوال:۔ صفت سمع و بصر سے کیا مُراد ہے؟
جواب:۔ خدائے تعالیٰ سمیع یعنی سننے والا اور بصیر یعنی دیکھنے والا ہے وہ ہر پسَت سے پست آواز تک کو سنتا ہے، اور ہر باریک سے باریک شئی کو دیکھتا ہے، سمع کے معنی سننا اور بصر کے معنی دیکھنا ہے۔ مگر وہ کان آنکھ سے پاک ہے۔

سوال:۔ صفتِ کلام سے کیا مُراد ہے؟
جواب:۔ خدائے تعالیٰ کلام (بات چیت) کرتا ہے، کیونکہ وہ متکلّم یعنی کلام کرنے والا ہے، وہ انبیاء کرام سے جب چاہتا ہے کلام کرتا ہے۔ مگر یہ اس کی نرالی شان ہے کہ جس طرح وہ بغیر کان کے سنتا ہے اور بغیر آنکھ کے دیکھتا ہے، اسی طرح وہ بغیر زبان کے بولتا ہے، اس کا کلام آواز سے پاک ہے۔

سوال:۔ یہ سات صفات جن کا بیان اوپر ہوا، انہیں کیا کہتے ہیں؟
جواب:۔ حیات قدرت، سمع، بصر، علم، ارادہ اور کلام، اللہ تعالیٰ

---

[۲] جب کچھ نہیں تھا۔ [۳] جب کچھ نہیں رہے گا۔

کے صفات ذاتیہ کہلاتے ہیں۔

سوال:۔ تخلیق سے کیا مُراد ہے؟

جواب:۔ تخلیق تمام جہان کو پیدا کرنے کا نام ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ سارے جہان کا پیدا کرنے والا ہے۔ یعنی تمام عالم اسی کا پیدا کیا ہوا ہے اور آئندہ بھی ہر چیز وہی پیدا کرے گا۔ چیزوں کے پیدا کرنے میں وہ کسی آلہ کا محتاج نہیں، اور نہ اس کو کسی مدد کی ضرورت ہے، جس چیز کو وہ پیدا کرنا چاہتا ہے اس کو کُنْ (ہوجا) کہہ کر پیدا کر دیتا ہے۔ مارنا، جلانا، صحت دینا، بیمار کرنا، غنی کرنا، فقیر کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جن کا تعلق مخلوق سے وہ اللہ تعالیٰ کے صفات فعلیہ کہلاتے ہیں۔

سوال:۔ صفت رزّاقیت سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ خدائے تعالیٰ رازق ہے یعنی تمام جاندار کو رزق دینے والا ہے، چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی مخلوق کو وہی روزی دیتا ہے فرشتے وسیلہ اور واسطہ ہیں۔

سوال:۔ کیا اللہ تعالیٰ جھوٹ بھی بول سکتا ہے؟

جواب:۔ معاذ اللہ! ایسی باتوں سے توبہ کرنا چاہئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے پاک ہے جس میں عیب اور نقص ہے اور عیب و نقص کا اس میں پایا جانا محال[1] ہے۔ مثلاً جھوٹ، دغا، مکاری ظلم، جہل، بھول، خیانت، بے حیائی اور بے شرمی خدا کے لئے

[1] محال پر قدرت ماننا اُلوہیت کا انکار کرنا ہے۔

محال ہے۔ اور ہر محال تحتِ قدرت نہیں، اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے مگر بولتا نہیں تو گویا وہ مانتا ہے کہ خدا عیبی تو ہے مگر وہ اپنا عیب چھپائے رہتا ہے، حالانکہ یہ سبھی لوگ جانتے ہیں کہ جھوٹ عیب ہے اور خدائے تعالیٰ ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔

سوال:۔ خدائے تعالیٰ کے ذمّہ کچھ واجب ہے یا نہیں؟

جواب:۔ خدائے تعالیٰ کے ذمّہ کچھ واجب نہیں ہے وہ مالک علی الاطلاق ہے، جو چاہے کرے، جو چاہے حکم دے، ثواب دے تو فضل عذاب دے تو عدل ہاں اس کی یہ مہربانی ہے کہ وہی حکم دیتا ہے جو بندہ کر سکے، مسلمانوں کو اپنے فضل سے جنّت دے گا، اور مشرکوں اور کافروں کو اپنے عدل سے جہنم میں ڈالے گا۔ اس لئے کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ شرک و کفر کے سوا جس گناہ کو چاہے گا معاف فرما دے گا۔ اور اس کے وعدے وعید بدلتے نہیں اس لئے عذاب و ثواب ضرور ہوگا۔

سوال:۔ خدائے تعالیٰ کا دیدار ممکن[۱] ہے یا نہیں؟

جواب:۔ دنیا کی زندگی میں خدائے تعالیٰ کا دیدار صرف حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے، اور آخرت میں ہر سُنّی مسلمان کو خدائے تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ بلکہ جنت میں جنتی مسلمانوں کے لئے دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر کوئی نعمت و دولت پیاری نہیں ہوگی، ہاں

---

[۱] جو ہو سکتا ہے۔

البتہ خواب میں خدائے تعالیٰ کا دیدار دیگر انبیاء و اولیاء کے لئے بھی حاصل ہے۔

انبیاء و مرسلین کا بیان

سوال:۔ خدائے تعالیٰ نے انبیاء و مرسلین کو دنیا میں کیوں بھیجا؟

جواب:۔ اس میں خدائے تعالیٰ کی بڑی حکمت ہے، اس نے اپنی مخلوق کی ہدایت و رہنمائی کے لئے دنیا میں انبیاء و مرسلین کو مبعوث[۱] فرمایا تاکہ لوگوں کو زندگی گذارنے کا صحیح راستہ بتائیں، اچھی باتوں کا حکم دیں، اور بُری باتوں سے روکیں، تاکہ پیغمبروں کے بعد پھر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی حجت[۲] باقی نہ رہے، ان کی فرمانبرداری کرنے والا اللہ کا مقبول ہے، اور نافرمانی کرنے والا مرُدود د مقہور[۳] ہے۔

سوال:۔ تمام انبیاء بشر کے لباس میں آئے اسمیں کیا حکمت ہے؟

جواب:۔ خدائے تعالیٰ کی اس میں بھی بڑی حکمت ہے کہ اس نے تمام انبیاء کرام کو بشر کے لباس میں بھیجا تاکہ ہم انہیں اپنا ہم جنس سمجھ کر ان سے قریب ہوں اور ان کی پیروی کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے ہمارے لئے رسول بھیجتا تو وہ ہماری عادت خصلت سے واقف نہ ہوتا اور نہ اس کو ہم پر شفقت ہوتی، پھر

۱ھ بھیجا ۲ھ دلیل ۳ھ قہر کیا ہوا۔

اِس کی طرف ہماری طبیعت کا رجحان نہ ہوتا، نہ ہم اِس کی پیروی کر سکتے اور نہ ہماری کمزوریوں کا اسے احساس ہوتا۔

سوال:۔ اللہ تعالیٰ نے کل کتنے انبیاء دنیا میں بھیجے ہیں؟

جواب:۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کل کتنے انبیاء مبعوث فرمائے ہیں انکی تعداد مقرر کرنی جائز نہیں، اکثر لوگوں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار کہدیا کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ کم وبیش ضرور ملا لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس سلسلے میں روایتیں مختلف ہیں اس لئے تعداد معین پر ایمان نہیں رکھنا چاہیئے، بلکہ یہ ایمان رکھنا چاہیئے کہ ہم خدا کے تمام رسولوں اور نبیوں پر ایمان لائے۔

سوال:۔ کیا ہر قوم اور ہر ملک میں کوئی نہ کوئی نبی گذرا ہے؟

جواب:۔ جی ہاں! یہ بات قرآن مجید سے ثابت ہے، کہ ہر اُمت اور ہر ملک میں ایک نبی ہوتا ہے جو انہیں دین حق کی دعوت دیتا ہے اور خدا کی بندگی و طاعت کا حکم دیتا ہے اور ایمان کی طرف بلاتا ہے تاکہ خدا کی حجت تمام ہو۔ اور کافروں اور منکروں کو کوئی عُذر باقی نہ رہے۔ مگر ہر ایک کا ہمیں علم نہیں دیا گیا لھٰذا اپنی سمجھ سے کسی مذہب کے پُرانے پیشوا کو نبی یا رسول گمان کر لینا جہالت اور گمراہی ہے۔

سوال:۔ انبیاء کرام کو غیب کا علم ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے۔ زمین و آسمان کا ہر ہر ذرہ ہر نبی کے نظر کے سامنے ہے۔ یہ علم غیب اللہ کے دیئے سے ہے۔ لھٰذا یہ علم عطائی ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کا

علم چونکہ کسی کا دیا ہوا نہیں ہے بلکہ خود اسے حاصل ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہوا۔ دوسرے یہ کہ خدا کے علم کی کوئی حد مقرر نہیں اور نبی و رسول کے علم کی حد مقرر ہوتی ہے، یہ الگ بات ہے کہ ہم اپنی سمجھ سے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کر سکتے، مگر چونکہ نبی و رسول مخلوق ہوتے ہیں ہر مخلوق کا فعل اور اس کی صفت بہر حال محدود ہو گی، اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے علم اور رسول کے علم کا فرق معلوم ہو گیا تو ظاہر ہو گیا کہ نبی و رسول کے لئے خدا کا دیا ہوا علم ماننا شرک نہیں بلکہ ایمان ہے جیسا کہ بعض آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہے

سوال:۔ نبی کے معنی کیا ہیں؟

جواب:۔ لغت میں نبی کے معنی غیب کی خبر دینے والا ہے، انبیاء علیہم السلام غیب کی خبر دینے کیلئے آتے ہی ہیں کہ جنت و دوزخ، حشر ونشر، عذاب وثواب، عرش وکرسی، لوح وقلم وغیرہ غیب ہی تو ہیں جن کی وہ خبر دیتے ہیں، اور ہم ان تمام چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں[1]۔

سوال:۔ کیا نبی کی تعظیم فرض ہے؟

جواب:۔ نبی کی تعظیم فرض ہی نہیں بلکہ فرض عین ہے اور تمام فرائض کی اصل ہے، کسی نبی و رسول کی ادنیٰ توہین وتکذیب کفر ہے۔

---

[1] حضور کے علم غیب اور اختیار سے متعلق دلائل کی معلومات کیلئے جاء الحق حصہ اول مطالعہ کریں۔ ناشر۔

تمام نبی و رسول اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے عزت والے ہیں ، اور سبھی اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے ۔ اللہ کا وعدہ پورا ہونے کیلئے ایک آن کو انہیں موت آئی پھر زندہ ہو گئے ۔ ان کی زندگی شہیدوں کی زندگی سے بہت بڑھ کر ہے ۔

سوال :۔ کیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سردار ہیں ؟

جواب :۔ جی ہاں : ہمارے آقا و مولیٰ حضور تاجدار مدینہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سردار اور اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں ، اللہ تعالیٰ نے دنیا کے تمام خزانوں کی کنجیاں حضور کو بخش دیں ، دین و دنیا کی تمام نعمتوں کا دینے والا تو خدا ہی ہے مگر ان تمام نعمتوں کے بانٹنے والے حضور ہیں ۔ یہ ساری باتیں حدیث سے ثابت ہیں لہٰذا ان کا جو انکار کرے گمراہ بد دین ہے ، اور اگر از راہِ بے ادبی انکار کرے تو کافر ہو جائے گا ۔

اہلِ بیت اطہار کا بیان

سوال :۔ حضور کے اہل بیت سے کون کون حضرات مراد ہیں ؟

جواب :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے بطور خاص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیبیاں (جو ہم مسلمانوں کی مقدس مائیں ہیں) اور حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ، شیر خدا

حضرت مولیٰ علی مشکل کشا، اور حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مراد ہیں۔

سوال:۔ اہل بیت کے فضائل کیا ہیں؟

جواب:۔ اہل بیت اطہار کے فضائل بہت ہیں، خدائے تعالیٰ نے ان سے رجس اور ناپاکی کو دور فرمایا اور انہیں خوب پاک وستھرا کیا۔ ان نفوسِ قدسیہ سے عقیدت ومحبت فرائضِ دین سے ہے، حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تم میں دو چیز چھوڑتا ہوں جب تک تم انہیں نہ چھوڑو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے، ان دونوں میں سے ایک کتاب اللہ (قرآن) ہے اور ایک میری آل یعنی میرے اہل بیت ہیں۔ (مسلم شریف)

سوال:۔ پنجتن پاک سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ پنجتن پاک سے مراد حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا حضرت مولیٰ علی، حضرت فاطمہ زہرا حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

سوال:۔ اہل بیت کے بارہ امام کون کون ہیں؟

جواب:۔ اہل بیت میں سب سے اول امام حضرت مولیٰ علی ہیں، پھر حضرت امام حسن، پھر حضرت امام حسین، پھر حضرت امام زین العابدین، پھر حضرت امام باقر، پھر حضرت امام جعفر صادق پھر حضرت موسیٰ کاظم، پھر حضرت امام علی موسیٰ رضا، پھر امام محمد تقی، پھر امام نقی، پھر حضرت حسن عسکری اور پھر حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو قیامت

کے قریب ظاہر ہوں گے۔

سوال:۔ جو حضرت امام حسین کو باغی کہے وہ کیسا ہے؟

جواب:۔ جو حضرت امام حسین کو باغی کہے وہ مردود، خارجی اور جہنم کا مستحق ہے۔

سوال:۔ کیا اہل بیت کی محبت کے بغیر آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا؟

جواب:۔ اہل بیت اطہار سے محبت رکھنا اور ان کے ادب و احترام کو لازم جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے اس لئے ان کی محبت کے بغیر آدمی مسلمان نہیں رہ سکتا۔ دل میں انکی محبت کو جگہ دینا فرائض دین سے ہے۔

سوال:۔ یزید کون تھا؟

جواب:۔ یزید پلید اس بد نصیب انسان کا نام ہے جس نے تین دن کے بھوکے پیاسے اہل بیت اطہار کو بے قصور میدان کربلا میں بے دردی کے ساتھ قتل کروادیا۔ جس کی وجہ سے دنیائے اسلام اس پر لعنت کر رہی ہے اور قیامت تک لعنت و ملامت کرتی رہے گی یہ بد نصیب اور بد باطن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو صحابی رسول ہیں) کے گھر پیدا ہوا، نہایت بد نما، بد اخلاق، ضرورت سے زیادہ موٹا، بدکار، شرابی، کبابی، زناکار، پاپی اور ظالم و گستاخ تھا

سوال:۔ صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ صحابی اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت

میں حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری دی ہو اور ایمان پر اس کی وفات ہوئی ہو۔ اس خوش نصیب انسان کو صحابی کہتے ہیں۔

سوال:۔ کیا مُہاجِر[1] اور انصار بھی صحابہ میں سے ہیں؟

جواب:۔ جی ہاں: مہاجر اور انصار بھی صحابۂ کرام ہی میں سے ہیں۔

سوال:۔ پھر مہاجر اور انصار میں کیا فرق ہے؟

جواب:۔ جو صحابہ مکہ معظمہ سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی محبت میں اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ طیبہ ہجرت کر گئے اور انہیں مہاجر کہا جاتا ہے۔

اور مدینہ منورہ کے وہ صحابۂ کرام جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مہاجرین کی مدد کی وہ انصار کہلاتے ہیں۔

سوال:۔ صحابۂ کرام کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیئے؟

جواب:۔ تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فدائی، جاں نثار اور سچے غلام ہیں، ان سبھوں کے ساتھ حسنِ عقیدت و محبت فرائضِ دین سے ہے۔ تمام صحابۂ کرام جنّتی ہیں، کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچ سکتا ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی یا کسی کے ساتھ بدعقیدگی گمراہی اور بے دینی ہے۔

سوال:۔ تمام صحابہ کرام میں افضل صحابہ کون ہیں؟

---

[1] ہجرت کرنے والا۔

جواب: تمام انبیاء و مرسلین کے بعد خدا کی تمام مخلوقات سے افضل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حضرات حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد بالترتیب خلیفہ ہوئے۔ ان حضرات کو خلفائے راشدین، اور خلفائے اربعہ (چار خلیفہ) بھی کہتے ہیں۔

سوال: خلفائے راشدین کے بعد افضل کون ہیں؟

جواب: خلفائے راشدین کے بعد حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، اور حضرت عبیدہ بن الجراح کو فضیلت حاصل ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

سوال: عشرۂ مبشرہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: عشرۂ مبشرہ سے وہ دس جنتی صحابہ مراد ہیں، جنہیں جنتی ہونے کی خبر میرے آقا حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا ہی میں دے دی ہے۔

سوال: وہ دس جنتی صحابہ (عشرۂ مبشرہ) کون کون ہیں؟

جواب: چار خلفائے راشدین اور چھ وہ صحابہ جن کا تذکرہ اوپر گذرا یہ دس صحابہ قطعی جنتی ہیں

سوال: ان کے سوا اور کون قطعی جنتی ہیں؟

ط ۔ رسول اللہ کے قائم مقام۔

جواب:۔ اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ، اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت بی بی فاطمہ زہرا، اور ان کے دونوں صاحبزادے (یعنی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دو چچا (حضرت حمزہ اور حضرت عباس) رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور وہ صحابہ کرام جو میدان بدر میں تشریف لے گئے اور جنہوں نے بیعتِ رضوان کی (یعنی اصحاب بدر اور اصحاب رضوان) کے حق میں بھی جنت کی بشارتیں ہیں اور یہ سب قطعی جنتی ہیں۔

اولیاء کرام کا بیان

سوال:۔ ولی کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ ولی وہ مومن صالح اور اللہ کے نیک بندے ہوتے ہیں جو اللہ اور رسول کی محبت میں اپنی خواہشوں کو فنا کر دیتے ہیں اور ہر لمحہ اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری میں لگے رہتے ہیں۔ ان کا ہر کام صرف اللہ اور رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

سوال:۔ ولایت کیسے حاصل ہوتی ہے؟

جواب:۔ ولایت اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے، وہ اپنے برگزیدہ بندوں کو اپنے فضل و کرم سے ولایت عطا فرماتا ہے، ہاں البتہ کبھی کبھی عبادت و ریاضت اس کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

سوال:۔ کیا اَن پڑھ اور جاہل آدمی بھی ولی ہو سکتا ہے ؟

جواب:۔ نہیں ! دین کے ضروری علم کے بغیر آدمی ولی نہیں ہو سکتا ہے۔ ولی کے لئے علم ضروری ہے چاہے بظاہر علم حاصل کرے یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ اس کا سینہ کھول دے اور وہ عالم ہو جائے۔

سوال:۔ جو اپنے آپ شریعت سے آزاد سمجھے وہ ولی ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

جواب:۔ ہرگز نہیں ! بے شرع آدمی ولی ہو ہی نہیں سکتا ، ہاں البتہ وہ جس کی عقل زائل ہو جائے (جسے مجذوب کہتے ہیں) تو اس سے شریعت کا قلم اُٹھ جاتا ہے ، مگر یہ واضح رہے کہ جو اس قسم کا ہوگا وہ شریعت کی مخالفت نہیں کرے گا۔ البتہ [illegible] جو ہوش و حواس کی سلامتی کے باوجود خلاف شرع افعال کا ارتکاب کرتے ہیں وہ ہرگز ولی نہیں۔

سوال:۔ اولیاء سے مدد مانگنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب:۔ اولیاء اللہ عونِ الٰہی کے مظہر ہیں اس لئے ان سے مدد مانگنا بلاشبہ جائز ہے اور ان کو دور یا نزدیک سے پکارنا سلفِ صالحین کا طریقہ ہے اور جائز ہے۔

سوال:۔ اولیاء اللہ کی نذر و نیاز جائز ہے یا نہیں ؟

جواب:۔ اولیاء اللہ کو جو ایصال ثواب کیا جاتا ہے اُسے عُرف میں نذر و نیاز کہتے ہیں یہ ایصال ثواب کا قائم مقام ہے جو بلاشبہ

جائز بلکہ مستحب اور باعثِ خیر و برکت ہے۔ احادیث کریمہ سے یہ باتیں ثابت ہیں، اِسی لئے زمانۂ قدیم سے یہ فاتحہ مسلمانوں میں رائج ہے، خصوصاً گیارہویں شریف کی فاتحہ نہایت ہی برکت کی چیز ہے مگر افسوس کہ بعض لوگ فاتحہ کا تو بہت اہتمام کرتے ہیں لیکن نماز روزے پر کم دھیان دیتے ہیں زیادہ تر گمراہی اسی سے پیدا ہو رہی ہے۔

سوال: اولیاء اللہ کے مزار پر جانا، غلاف ڈالنا کیسا ہے؟

جواب: اولیاء اللہ کے مزار پر جانا، غلاف ڈالنا جائز اور بزرگانِ دین اور سلفِ صالحین کا طریقہ ہے، جبکہ یہ مقصود ہو کہ اللہ والے صاحب مزار کی وقعت[2] عوام کی نظروں میں پیدا ہو۔ اور لوگ ان کا ادب و احترام کریں اور ان سے فیض حاصل کریں۔ عام قبروں پر چادر ڈالنا جائز نہیں

سوال: اولیاء کرام کے سلسلے میں داخل ہونا کیسا ہے؟

جواب: اولیاء کرام کے سلسلے میں داخل ہونا۔ ان کا مرید و معتقد ہونا۔ دونوں جہان کی بھلائی اور برکت کا سبب ہے، مگر یہ واضح رہے کہ سلسلہ میں داخل ہونے سے پہلے پیر صاحب میں یہ چار باتیں ضرور دیکھ لیں۔

(۱) پیر سنی صحیح العقیدہ ہو ورنہ ایمان بھی ہاتھ سے جائیگا۔

(۲) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال لے، نہیں تو حلال و حرام اور جائز و ناجائز کا فرق

---

[1] اللہ تعالیٰ کی مدد [2] عزت و اہمیت۔

نہ کر سکے گا۔

(۳) فاسق مُعلِن[1] نہ ہو کہ فاسق کی توہین واجب ہے، اور پیر کی تعظیم ضروری ہے۔

(۴) اس کا سلسلہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مُتّصل ہو ورنہ اوپر سے فیض نہ پہنچے گا اور مرید ہونے کا اصل مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔

تقلید کا بیان

سوال:۔ تقلید کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ دین کے چار اماموں میں سے کسی ایک کے طریقہ پر احکام شریعہ کا بجا لانا، مثلاً امام اعظم ابو حنیفہ یا امام مالک یا امام شافعی یا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اجتہادی حکم پر نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ ادا کرنا اسی کو تقلید کہتے ہیں، چار اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا واجب ہے، اور تقلید کرنے والے کو مُقَلِّد کہتے ہیں، جیسے ہم لوگ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں کیونکہ مسائل شرعیہ میں ہم انہیں کی پیروی کرتے ہیں۔

[1] وہ شخص جو کھلم کھلا گناہ کرتا ہے۔

سوال:۔ چار اماموں میں سے کسی ایک کی پیروی اور تقلید کرنے والا دوسرے امام کی پیروی اور تقلید کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ نہیں! بلکہ تمام مسائل میں ایک مُعَیَّن امام کی پیروی اور تقلید واجب ہے اگر کوئی حنفی بلا وجہ شافعی ہو جائے یا کوئی شافعی حنفی ہو جائے تو یہ جائز نہیں، اس لئے ضروری ہے کہ جو آج تک جس امام کا مقلد رہا ہے آئندہ بھی اسی کی تقلید کرے۔

سوال:۔ کیا حنفی کی طرح شافعی، مالکی اور حنبلی بھی سُنّی ہوتے ہیں؟

جواب:۔ ہاں! چاروں اماموں کی تقلید کرنے والے سُنی ہوتے ہیں اور جو چاروں اماموں میں سے کسی کو نہ مانے وہ غیر مقلد اور گمراہ ہے۔

سوال:۔ چاروں مذاہب کے اماموں کا مختصر تعارف بیان کریں؟

جواب:۔ (۱) حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپ کا لقب ابو حنیفہ ہے، شہر کوفہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوئے علم فقہ کے آپ بانی ہیں۔ آپ کے اجتہادی مسائل تقریباً بارہ سو سال سے تمام اسلامی ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اسلامی دنیا کا بیشتر حصہ آپ ہی کے مذہب کا پیرو ہے تمام ائمہ[۱] میں یہ خصوصیت آپ ہی کو حاصل ہے کہ آپ کی صحابہ کرام سے ملاقات ہوئی ہے۔ بغداد شریف میں ۱۵۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ مقبولیت کا عالم یہ تھا کہ پہلی بار نماز جنازہ میں کم و بیش پچاس ہزار کا مجمع تھا۔ اس پر آنے

---

[۱] امام کی جمع۔

والوں کا سلسلہ قائم تھا۔ یہاں تک کہ چھ بار نماز جنازہ پڑھی گئی۔ مزار شریف، بغداد شریف میں ہے، آپ کے شاگردوں کے شاگردوں میں امام بخاری اور دوسرے بڑے بڑے محدثین کرام ہیں، آپ کے مقلد حنفی کہلاتے ہیں۔

حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپ کا لقب شافعی ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سالِ وفات اور حضرت امام شافعی کا سالِ ولادت ایک ہے، یعنی آپ ۱۵۰ھ میں بمقام عسقلان پیدا ہوئے، آپ ہاشمی، قریشی اور مطلبی ہیں، علم فقہ اصول، حدیث اور دیگر علوم و فنون میں کوئی اور آپ کا ہم پایہ نہ تھا، زہد و تقویٰ اور سخاوت و حسن و سیرت میں یکتائے زمانہ تھے۔ ۵۴ سال کی عمر شریف میں ۲۰۴ھ میں انتقال فرمایا، مزار شریف قرانہ (مصر) میں ہے آپ کے مقلد شافعی کہلاتے ہیں۔

حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپ مدینہ منورہ میں ۹۵ھ میں پیدا ہوئے آپکی کنیت ابو عبداللہ ہے، فقہ و حدیث میں تمام اہل حجاز آپ کو امام تسلیم کرتے تھے، حضرت امام شافعی آپ ہی کے شاگردانِ رشید سے ہیں۔ آپ کے چشمۂ علم سے بڑے، بڑے ائمہ مجتہدین سیراب ہوئے۔ حضور کی محبت میں ساری زندگی مدینہ شریف ہی میں گذاری، مدینہ طیبہ ہی میں ۱۷۹ھ میں انتقال فرمایا۔ یہیں مزار شریف ہے عمر شریف ۸۴ سال کی ہوئی۔ آپ کے مقلد مالکی کہلاتے ہیں۔

(۴) حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ بغداد شریف میں ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے وہیں آپ نے پرورش پائی۔ آپکے فضائل ومناقب بیشمار ہیں، خلیفہ مامون رشید کے زمانہ میں جب خلق قرآن کا فتنہ اٹھا تو آپ نے کلمۂ حق کا حق ادا کیا، ہزار مصائب جھیلے لیکن دین پر آنچ نہ آنے دی، بغداد شریف میں آپ نے ۲۴۱ھ میں وفات پائی۔ عمر شریف ۷۷ رسال تھی۔ آپکے مقلد حنبلی کہلاتے ہیں۔

(ہمارا اسلام)

گناہِ صغیرہ اور کبیرہ کا بیان

سوال: گناہ کسے کہتے ہیں؟ اور وہ کتنے قسم کے ہوتے ہیں؟

جواب: خدائے تبارک وتعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام وارشادات کی نافرمانی کرنا شریعت مطہرہ کے احکام پر عمل نہ کرنا، گناہ اور معصیت ہے، گناہ کرنے والا گنہگار یا عاصی کہلاتا ہے گناہ آدمی کو ثواب سے محروم اور عذاب کا مستحق بناتا ہے۔ گناہ کی دو قسمیں ہیں۔ گناہِ صغیرہ اور گناہِ کبیرہ۔

سوال: گناہِ صغیرہ کونسا گناہ ہے؟

جواب: گناہ صغیرہ وہ گناہ ہے جس پر شریعت میں اسکی کوئی خاص سزا بیان نہیں کی گئی ہے۔ گناہ صغیرہ نیک

کاموں کی برکت سے زائل ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو بندہ وضوئے کامل کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ[2] بخش دیتا ہے۔ گناہِ صغیرہ بلا توبہ بھی معاف ہو جاتا ہے مگر گناہِ کبیرہ بلا توبہ معاف نہیں ہوتا۔

سوال:۔ گناہِ کبیرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ گناہ کبیرہ وہ گناہ ہے جس کے بارے میں شریعت میں خاص وعید آئی ہو، یعنی عذاب کا وعدہ کیا گیا ہو۔ گناہ کبیرہ کرنے والا جب تک خالص توبہ اور استغفار نہ کرے گا اس وقت تک اس سے پاک نہیں ہوگا۔

سوال:۔ گناہِ کبیرہ کون کون سے ہیں؟

جواب:۔ قرآن مجید اور احادیث کریمہ میں جن کبیرہ گناہوں کا ذکر آیا ہے، ان میں سے کچھ یہ ہیں، ناحق خون کرنا، چوری کرنا، یتیم کا مال ناحق کھانا، ماں باپ کو تکلیف دینا، شراب پینا، سود کھانا، نماز نہ پڑھنا، جھوٹی گواہی دینا، رمضان کے مہینہ کا روزہ نہ رکھنا، وسعت کے باوجود زکوٰۃ نہ دینا، جھوٹی قسم کھانا، ناپ تول میں کمی کرنا، مسلمانوں سے ناحق لڑائی کرنا، طاقت ہوتے ہوئے حج نہ کرنا، رشوت لینا دینا، چغلی کھانا، کسی مسلمان کی غیبت کرنا، علمائے دین کی بے عزتی کرنا، خدا کی رحمت سے ناامید ہونا، خدا کے عذاب سے بے خوف ہونا

---

[1] مثلاً نیکی، عبادت، صدقہ اور اطاعت والدین وغیرہ۔ [2] اس گناہ سے مراد گناہ صغیرہ ہے۔

فضول خرچی کرنا، کھیل تماشہ میں اپنا روپیہ پیسہ برباد کرنا، ڈاڑھی منڈوانا خودکشی کرنا مسلمان کو گالی دینا۔ اور ہر صغیرہ گناہ اس وقت کبیرہ بنجاتا ہے جب کہ اس پر اصرار اور ہٹ دھرمی کی جائے یا اس کو ہلکا سمجھا جائے۔

سوال:۔ گناہ کبیرہ کرنے والا مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب:۔ گناہ کبیرہ کرنے والا مسلمان ہے اور وہ بالآخر جنت میں جائے گا، خواہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کی مغفرت فرمادے یا حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے بعد بخش دے یا اپنے کیے کی سزا پاکر بخشا جائے۔

سوال:۔ گناہ کبیرہ کی معافی کی صورت کیا ہے؟

جواب:۔ بندے کا وہ گناہ جو خالص اس کے اور اس کے پروردگار کے معاملہ میں ہو مثلاً کوئی فرض نماز چھوڑدی، کسی دن کا روزہ ترک کردیا اس قسم کے گناہوں میں آدمی سچے دل سے توبہ[1] کرے۔ یعنی جو کرچکا اس پر نادم (شرمندہ) ہو، بارگاہِ خداوندی میں گڑگڑا کر اس کی معافی چاہے اور آئندہ اس گناہ سے باز رہنے کا پکا ارادہ کرلے خدائے تعالیٰ غفار و ستار ہے چاہے تو معاف کردے۔

اگر بندہ کا گناہ آپس کے معاملات میں ہوں مثلاً کسی کی آبرو، جان، مال، جسم یا صرف دل کو تکلیف پہنچائے ایسی صورت

---

[1] اور پچھلی نمازوں کی قضا بھی پڑھے۔

ہیں جب تک بندہ معاف نہ کردے معاف نہیں ہوتا۔ یہ معاملہ حقوق العباد (بندوں کے حقوق) کا ہے۔ اس لئے جب تک صاحبِ حق معاف نہ کرے گا معافی نہ ہوگی۔

عالمِ برزخ کا بیان

سوال:۔ عالمِ برزخ کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ دنیا اور آخرت کے بیچ ایک اور دنیا ہے، جسے عالمِ برزخ کہتے ہیں، مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے ہر انسان کو اس میں رہنا ہے، یہ عالم اس دنیا سے بہت بڑا ہے۔

سوال:۔ مرنے کے بعد روح اور جسم میں تعلق رہتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ مرنے کے بعد روح کا تعلق انسان کے بدن کے ساتھ باقی رہتا ہے اگر روح جسم سے جُدا ہوگئی مگر بدن پر جو گذرے گی روح ضرور اس سے آگاہ ہوگی جس طرح دنیاوی زندگی میں ہوتی ہے۔

سوال:۔ برزخ میں میّت پر کیا کیا گذرتی ہے؟

جواب:۔ جب مردہ کو قبر میں دفن کرتے ہیں تو اس وقت قبر مردے کو دباتی ہے، مومن کو اس طرح جیسے ماں بچے کو اور کافر کو اس طرح کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر ہو جاتی ہیں۔ جب لوگ دفن کر کے لوٹتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اس وقت

منکیر نکیر دو فرشتے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں ان کی شکل بہت ڈرائونی ہوتی ہے، ان کا بدن کالا، آنکھیں نیلی اور کالی بہت بڑی بڑی جن سے آگ کی طرح لپٹ نکلتی ہے ان کے ڈراونے بال سر سے پاؤں تک ان کے دانت بہت بڑے بڑے ہیں، جن سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں۔ مُردے کو جھڑک کر اٹھاتے ہیں، اور بہت ہی سختی کے ساتھ بڑی کڑکتی آواز سے یہ تین سوال کرتے ہیں۔

(۱) مَنْ رَّبُّكَ؟ یعنی تیرا رب کون ہے؟ (۲) مَا دِیْنُكَ تمہارا دین کیا ہے (۳) مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ یعنی ان کے بارے میں تو (دنیا میں) کیا کہتا تھا۔ میت اگر مسلمان ہے تو پہلے سوال کا یہ جواب دے گا رَبِّیَ اللّٰهُ میرا رب اللہ ہے۔ دوسرے کا جواب دے گا دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ، میرا دین اسلام ہے۔ اور تیسرے سوال کا جواب یہ دے گا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ یہ اللہ کے رسول ہیں (اللہ کی ان پر رحمت نازل ہو) آسمان کی طرف سے یہ آواز آئے گی کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھا دو اور جنت کا کپڑا پہناؤ اور جنت کا دروازہ کھول دو۔ اب جنت کی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہے گی اور جہاں تک نگاہ پھیلے گی وہاں تک قبر چوڑی کردی جائے گی۔ اور فرشتے کہیں گے سو جا جیسے دولہا سوتا ہے۔ یہ نیک پرہیزگار کے لئے ہوگا، گناہگاروں کو ان کے گناہ کے لائق عذاب بھی ہوگا ایک زمانہ تک، پھر بزرگوں کی شفاعت سے

یا ایصالِ ثواب و دعائے مغفرت سے یا محض اللہ کی مہربانی سے یہ عذاب اُٹھ جائے گا، اور پھر چین ہی چین ہوگا۔

اور اگر مردہ کافر ہے تو سوال کا جواب نہ دے سکے گا اور کہے گا ھَاہْ ھَاہْ لَا اَدْرِیْ ہائے افسوس مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔ اب ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور آگ کا کپڑا پہناؤ، اور جہنم کا ایک دروازہ کھول دو، اس کی گرمی اور لپٹ پہنچے گی اور عذاب دینے کے لئے دو فرشتے مقرر ہوں گے جو بڑے بڑے ہتھوڑے مارتے رہیں گے۔ اور سانپ بچھو بھی کاٹتے رہیں گے۔ اور قیامت تک طرح طرح کے عذاب ہوتے رہیں گے۔

سوال:۔ مسلمانوں کی روحیں آزاد رہتی ہیں یا مقید؟

جواب:۔ مسلمانوں کی روحیں خواہ قبر پر ہوں یا چاہِ زم زم شریف میں یا آسمان و زمین کے درمیان یا آسمانوں پر یا آسمانوں سے بلند یا زیرِ عرش قندیلوں میں یا اعلیٰ علیین میں خواہ کہیں ہوں، ان کی راہ کشادہ کردی جاتی ہے، جہاں چاہتی ہیں، آتی جاتی ہیں آپس میں ملتی ہیں اور اپنے اقارب کا حال ایک دوسرے سے دریافت کرتی ہیں، اور جو کوئی قبر پر آئے اُسے دیکھتی پہچانتی اور اس کی بات سنتی ہیں۔

سوال:۔ کافروں کی روحیں کہاں رہتی ہیں؟

جواب:۔ کافروں کی خبیث روحیں مرگھٹ وغیرہ میں مقید رہتی

ہیں، کہیں آنے جانے کا انہیں اختیار نہیں مگر وہ بھی کہیں ہوں قبر یا مرگھٹ پر گذرنے والوں کو دیکھتی پہچانتی اور انکی باتیں سنتی ہیں۔

سوال:۔ مردہ زندوں کے سلام کا جواب دیتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ مردہ زندوں کے سلام کا جواب دیتا ہے، اور کلام بھی کرتا ہے، اور اس کے کلام کو عام جن اور انسان کے سوا تمام حیوانات وغیرہ سنتے ہیں۔

سوال:۔ ثواب و عذاب صرف جسم پر ہے یا روح و جسم دونوں پر؟

جواب:۔ عذاب و ثواب، روح اور جسم دونوں پر ہوتا ہے۔

سوال:۔ جب جسم قبر میں گل جائے گا تو عذاب و ثواب کس پر ہوگا؟

جواب:۔ جسم اگرچہ گل جائے، خاک ہو جائے مگر اس کے اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہیں گے، انہیں پر عذاب و ثواب ہوگا، اور پھر قیامت کے دن انہیں پر دوبارہ ترکیب جسم فرمائی جائے گی، وہ ریڑھ کی ہڈی میں کچھ ایسے اجزاء ہیں کہ کسی خوردبین سے نظر آسکتے ہیں اور نہ آگ انہیں جلا سکتی ہے اور نہ زمین انہیں گلا سکتی ہے۔ وہی تخم جسم اور مورد عذاب و ثواب ہیں۔

سوال:۔ مردہ اگر دفن نہ کیا جائے تو اس سے سوالات کہاں ہوں گے؟

جواب:۔ مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا اس سے وہیں سوالات ہوں گے، اور وہیں ثواب و عذاب پہنچے گا، یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا تو شیر کے

پیٹ میں سوالات ہونگے اور ان سے وہیں ثواب و عذاب اُسے پہنچے گا۔

سوال :- وہ کون لوگ ہیں جن کے اجسام محفوظ رہیں گے ؟

جواب :- انبیاء کرام علیہم السلام، اولیاء عظام، علمائے اسلام، شہدائے کرام اور حافظان قرآن کہ قرآن مجید پر عمل بھی کرتے ہوں اور وہ جو منصب محبت پر فائز ہیں اور وہ جسم جس نے کبھی خدائے تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی ہو، اور وہ جس نے اپنے اوقات درود شریف میں مشغول رکھا ہے، ان حضرات کے جسم کو مٹی نہیں کھا سکتی، جو یہ عقیدہ رکھے کہ انبیاء کرام مر کر مٹی میں مِل گئے وہ گمراہ اور بد دین ہے۔

سوال :- زندوں کے نیک عمل سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے یا نہیں؟

جواب :- زندوں کے ہر نیک عمل کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے، نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقہ، حج، تلاوتِ قرآن، ذکرِ خیر، زیارتِ قبور، غرض ہر قسم کی عبادت اور ہر نیک عمل خواہ فرض ہو یا نفل سب کا ثواب مردوں کو پہونچایا جاسکتا ہے، اور ثواب پہونچانے والے کو بھی مردوں کی گنتی کے برابر ثواب ملتا ہے۔

سوال :- علاماتِ قیامت سے کیا مراد ؟

جواب :- قیامت سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی انہیں کو

علاماتِ قیامت یا آثارِ قیامت کہتے ہیں۔

سوال:۔ قیامت آنے سے پہلے جو نشانیاں ظاہر ہونگی وہ کیا کیا ہیں؟

جواب:۔ (۱) خسف یعنی تین جگہ آدمی زمین میں دھنس جائیں گے، پورب میں، پچھم میں اور عرب میں، (۲) علم دین اٹھ جائے گا، یعنی علماء اٹھ لئے جائیں گے، (۳) جہالت کی کثرت ہوگی، (۴) شراب اور زنا کی زیادتی ہوگی، (۵) مال کی زیادتی ہوگا (۶) مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہونگی (۷)، گانے بجانے کی کثرت ہوگی، حیاد شرم جاتی رہے گی (۸) مرد اپنی عورت کے کہنے میں ہوگا، ماں باپ کی کچھ نہ سنے گا، دوستوں سے میل جول رکھے گا، اور ماں باپ سے جدائی (۹) اگلوں پر لوگ لعنت و ملامت کریں گے (۱۰) بدکار اور نا اہل سردار بنائے جائیں گے (۱۱) ذلیل لوگ جن کو تن کا کپڑا نہ ملتا تھا وہ بڑے بڑے محلوں میں اترائیں گے (۱۲) مسجد میں لوگ چلائیں گے، (۱۳) علم دین لوگ پڑھیں گے مگر دین کی خاطر نہیں دنیا کی خاطر، (۱۵) زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا کہ اس کو تاوان سمجھیں گے۔

(۱۶) وقت میں برکت نہ ہوگی یہاں تک کہ سال مثل مہینہ کے، اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن مثل ایسا ہوگا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہوگئی، یعنی وقت بہت جلد از جلد گزرے گا (۱۷) عورتیں مردانہ وضع

اختیار کریں گی اور مرد زنانی وضع پسند کرنے لگیں گے۔ (۱۷) درندے جانور آدمی سے بات کریں گے، کوڑے کی نوک اور جوتے کا تسمہ بولے گا، جو کچھ گھر میں ہوا بتائے گا، بلکہ آدمی کی ران اُسے خبر دے گی، (۱۸) سورج پچھم سے نکلے گا، اس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اس وقت اسلام لانا قابل قبول نہ ہوگا۔ (۱۹) بڑے دجال کے علاوہ تیس دجال اور ہوں گے، جو نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے (۲۰) حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تشریف لائیں گے (۲۱) حضرت مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوں گے، یاجوج ماجوج نکلیں گے۔

سوال:- دجّال کون ہے اور کب اور کس طرح ظاہر ہوگا؟

جواب:- دجّال قوم یہود کا ایک مرد ہے اللہ کے حکم سے قید سے آزاد ہو کر ایک پہاڑ پر آئے گا، اور خدائی کا دعویٰ کرے گا اس کے ماتھے پر ک، ف، ر لکھا ہوگا، جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو نہ دیکھائی دے گا، یہ کانا ہوگا، صرف ایک آنکھ ہوگی، یہ بڑی تیزی سے سیر کرے گا، اس کے ساتھ یہود کی فوج ہوگی، چالیس دن میں حرمین شریفین کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کرے گا، اس چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا، اور دوسرا دن مہینہ کے برابر تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے ہوں گے، اس کا فتنہ بہت زبردست ہوگا، ایک باغ اور ایک آگ اس کے ساتھ ہوگی

جس کا نام جنت و دوزخ رکھے گا، جہاں جائے گا اسکو ساتھ لئے ہوگا، اس کی جنت دراصل آگ ہوگی اور اس کا جہنم آرام کی جگہ ہوگی، لوگوں سے کہے گا کہ ہم کو خدا مانو جو اسے خدا کہے گا اُسے اپنی جنت میں ڈالے گا، اور جو انکار کرے گا اسے اپنے جہنم میں پھینک دے گا، مُردے جلائیگا پانی برسائے گا، زمین کو حکم دے گا تو وہ سبزے اُگائیگی، ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دفینے شہد کی مکھیوں کی طرح دل کے دل اس کے ساتھ ہو جائیں گے۔ اس قسم کے بہت سے شعبدے دکھلائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے، جب حرمین شریفین میں جانا چاہے گا تو فرشتے اس کا منھ پھیر دیں گے۔

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کب اور کہاں نزول فرمائیں گے؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت دمشق کی مسجد کے پوربی منارہ پر آسمان سے اتریں گے، جب دجّال پوری دنیا میں پھر پھرا کر ملک شام کو جائے گا، جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے وہ صبح کا وقت ہوگا، فجر کی نماز کے لئے اقامت ہو چکی ہوگی حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امامت کا حکم دیں گے، حضرت امام مہدی نماز پڑھائیں گے، دجّال ملعون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا، جیسے پانی سے نمک گھلتا ہے، اور آپ کی سانس کی خوشبو وہاں تک پہونچے گی جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے دجّال بھاگے گا۔ آپ اس کا پیچھا کریں گے اور اس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے۔

اِس سے وہ جہنم رسید ہوگا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام صلیب توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے، جتنے یہودی، عیسائی بچے رہے ہوں گے وہ آپ پر ایمان لائیں گے اس وقت تمام جہاں میں ایک دین اسلام ہوگا، اور مذہب ایک، مذہب اہل سنت کا، بچے سانپ سے کھلیں گے شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے، آپ نکاح کریں گے اولاد بھی ہوگی، چالیس برس تک رہیں گے، اور بعد وفات روضۂ انور میں دفن ہوں گے۔

سوال:۔ حضرت مہدی کون ہیں اور کہاں ظاہر ہوں گے؟

جواب:۔ حضرت امام مہدی حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں حسنی سید ہوں گے آپ امام ومجتہد ہوں گے قیامت کے قریب جب تمام دنیا میں کفر پھیل جائے گا اور اسلام صرف حرمین شریفین میں ہی رہ جائے گا، اولیاء، اور ابدال سب وہیں ہجرت کر جائیں گے، رمضان المبارک کا مہینہ ہوگا، ابدال کعبہ شریف کا طواف کر رہے ہوں گے حضرت امام مہدی بھی وہاں موجود ہوں گے اولیاء انہیں پہچانیں گے ان سے بیعت لینے کو عرض کریں گے، وہ انکار کریں گے، غیب سے آواز آئیگی هٰذَا خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْمَعُوا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے، اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو اس کے بعد ہی تمام لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، پھر حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کو اپنے ساتھ لے کر ملکِ شام

آجائیں گے۔

سوال :۔ یاجوج ماجوج کون ہیں اور وہ کب نکلیں گے؟

جواب :۔ یہ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک قوم ہے، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، یہ زمین میں فساد کرتے تھے، بہار کے موسم میں نکلتے تھے، ہری چیزیں سب کھا جاتے، سوکھی چیزوں کو لاد کرلے جاتے آدمیوں کو کھا لیتے، جنگلی جانوروں، سانپوں اور بچھوؤں تک کو چٹ کر جاتے، حضرت ذوالقرنین نے آہنی دیوار کھینچ کر ان کا آنا روک دیا، جب دجّال کو قتل کرکے اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو کوہِ طور پرلے جائیں گے، تب دیوار توڑ کر یہ یاجوج ماجوج نکلیں گے اور زمین پر فساد مچائیں گے، لوٹ مار، اور قتل و غارت کریں گے، پھر خدائے تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے انہیں ہلاک و برباد کردے گا۔

سوال :۔ دابۃ الارض کیا ہے اور یہ کب نکلے گا؟

جواب :۔ یہ ایک عجیب شکل کا جانور ہوگا جو قیامت کے قریب کوہِ صفا سے نکلے گا، تمام شہروں میں بڑی تیزی سے پھیلے گا اور گشت کرے گا، اور ایسی تیزی سے کہ کوئی بھاگنے والا اس سے نہ بچ سکے گا، فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا اور کہے گا ھذا مؤمنٌ وھذا کافرٌ یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے اس کے ایک ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور دوسرے میں سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر

ایک نورانی خط کھینچے گا جس سے کالا چہرہ روشن ہو جائے گا اور انگشتری سے ہر کافر کی پیشانی پر کالا مہر لگائے گا جس سے اس کا چہرہ بے رونق ہو جائے گا اس وقت تمام مسلمان و کافر علانیہ ظاہر ہوں گے ۔ یہ نشانی کبھی نہ بدلے گی، جو کافر ہے وہ ہمیشہ کافر رہے گا ۔ اور جو مسلمان ہے وہ ہمیشہ مسلمان رہے گا ۔

سوال :- اس کے بعد پھر کیا ہوگا ؟

جواب :- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد جب قیامت آنے کو چالیس برس رہ جائیں گے تب ایک ٹھنڈی خوشبودار ہوا چلے گی جو لوگوں کے بغلوں کے نیچے سے گذرے گی جس کا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی روح نکل جائے گی اور کافر ہی کافر رہ جائیں گے ۔ انہیں کافروں پر قیامت قائم ہوگی :

حشر و نشر کا بیان

سوال :- حشر و نشر کسے کہتے ہیں ؟

جواب :- حشر و نشر اور معاد، یہ سب قیامت کے ناموں میں سے ہے ، ایک دن ایسا آئے گا کہ تمام کائنات فنا ہو جائے گی ، اسی کو قیامت کہتے ہیں ۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرا کوئی نہ ہوگا وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا ۔

سوال: حشر صرف روح کا ہوگا یا روح وجسم دونوں کا؟

جواب: حشر صرف روح کا نہیں بلکہ روح وجسم دونوں کا ہے جو کہے صرف روحیں اٹھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے وہ قیامت کا منکر اور کافر ہے، جسم کے اجزاء اگرچہ مرنے کے بعد زمین یا مختلف جانوروں کی خوراک ہو گئے ہوں مگر خدائے تعالیٰ اپنی حکمت کاملہ سے ان تمام اجزاء کو جمع فرما کر پہلی ہیأت پر لا کر انہیں اجزائے اصلیہ پر جسم کو ترکیب دے گا اور ہر روح کو اسی جسم سابق میں بھیجے گا۔ جس کے ساتھ اس کا تعلق تھا۔

سوال: قیامت کس طرح آئے گی؟

جواب: قیامت کی تمام نشانیاں جب پوری ہو جائیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے وہ خوشبودار ہوا گذرے گی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات ہو جائے گی اور دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے خدا کا نام لینے والا کوئی نہ ہوگا، لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوں گے کہ اچانک حضرت اسرافیل علیہ السلام بحکمِ الٰہی صور پھونکیں گے۔ شروع شروع میں اس کی آواز بالکل پتلی ہوگی اور آہستہ آہستہ بلند ہوتی جائے گی، لوگ غور سے اُسے سنیں گے اور بیہوش ہو جائیں گے، زمین و آسمان میں ہلچل برپا ہو جائے گی، زمین اپنے تمام بوجھ اور خزانے باہر نکال دے گی۔ پہاڑ ہل ہل کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، دھنی ہوئی روئی یا اون کے گالے کی طرح اڑنے لگیں گے آسمان کے تمام

ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور ایک دوسرے سے ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو کر فنا ہو جائیں گے۔

اسی طرح تمام چیزیں فنا ہو جائیں گی، یہاں تک کہ صور اور اسرافیل فنا ہو جائیں گے، اس وقت صرف خدائے تعالیٰ کی ذات ہو گی، وہ فرمائے گا آج کس کی بادشاہت ہے، کہاں ہیں متکبرین کہاں ہیں جبّارین، پھر خود ہی فرمائے گا لِلّٰهِ الْوَاحِدُ الْقَهَّار صرف اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے۔

سوال:۔ فنا کے بعد پہلے کسے زندہ کیا جائے گا۔

جواب:۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جب چاہے گا حضرت اسرافیل کو زندہ کرے گا اور صور کو زندہ کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا۔ صور پھونکتے ہی تمام اوّلین و آخرین، فرشتے، انسان، جن، حیوانات سب موجود ہو جائیں گے لوگ قبروں سے نکل پڑیں گے۔

سوال:۔ محشر میں لوگوں کی کیا ہو گی؟

جواب:۔ قیامت کے دن سب لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے پاؤں اٹھیں گے اس وقت عجیب و غریب منظر ہو گا، لوگ حیرت زدہ ہو کر اِدھر اُدھر دیکھیں گے مومن سواری کے ذریعہ اور کافر منھ کے بل چلتا ہوا میدانِ حشر کو جائے گا، یہ میدان حشر شام کی زمین پر قائم ہو گا[1]، جس کی تپش اور گرمی سے بھیجے کھولتے ہوں گے۔ اور اس

[1] یہ زمین تانبے کی ہو گی، اس دن سورج ایک میل کے فاصلہ پر ہو گا۔

کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہو جائے گا پھر جو پسینہ زمین میں جذب نہ ہو سکے گا وہ اوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے کمر کمر، کسی کے سینہ کسی کے گلے تک، اور کافر کے تو منھ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا گرمی کی شدت کی وجہ سے زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی ہر آدمی بقدر گناہ تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا، وہ دن پچاس ہزار برس کا ہو گا، لوگ سفارشی تلاش کریں گے جو اس مصیبت سے چھٹکارا دلائے اور جلد فیصلہ ہو، سب لوگ مشورہ کر کے حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بالترتیب جائیں گے مگر اس روز سبھی نفسی نفسی کی حالت میں ہوں گے، پھر لوگ حضور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درخواست لائیں گے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائیں گے میں اس کے لئے تیار ہوں، یہ فرما کر بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد (علیہ السلام) سر اٹھاؤ، کہو سنا جائے گا، مانگو پاؤ گے، شفاعت کرو، قبول کی جائے گی۔ اب حساب شروع ہو گا، حساب کا دفتر کھلے گا، انبیاء علیہم السلام اور دوسرے گواہ دربار میں حاضر ہوں گے، اور ہر شخص کے اعمال کا نہایت انصاف سے ٹھیک فیصلہ سنایا جائے گا، کسی پر کسی طرح

کی زیادتی نہ ہوگی ان تمام مرحلوں کے بعد اسے اب ہمیشگی کے گھر میں جانا ہے، کسی کو آرام کا گھر ملے گا، جس میں آرام ہی آرام ہے۔ اس کو جنت کہتے ہیں، اور کسی کو تکلیف کے گھر میں جانا پڑے گا جسکی تکلیف کی کوئی حد نہیں اسے جہنم کہتے ہیں۔

سوال: کیا حضور کے علاوہ بھی اس روز شفاعت کریں گے؟

جواب: جی ہاں! سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ماننے والوں کی شفاعت فرمائیں گے، اس کے بعد انبیاء، صحابہ، علماء، اولیاء، شہداء، حفاظ اور حجاج بھی شفاعت کریں گے اگر کسی نے عالم کو دنیا میں وضو کیلئے پانی لاکر دیا ہوگا، تو وہ بھی یاد دلا کر شفاعت کے لئے کہے گا، اور وہ اس کی شفاعت کریں گے۔

آخرت کا بیان

سوال: اعمال نامہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: خدائے تعالیٰ نے کچھ فرشتے ایسے مقرر کئے ہیں جو انسانوں کی نیکی اور بدی لکھتے رہتے ہیں، ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں۔ ایک دائیں ایک بائیں، جن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں، نیکیاں داہنے طرف کا فرشتہ لکھتا ہے اور بدیاں بائیں طرف کا، اسی لونتے کو اعمال نامہ کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن ہر شخص کو اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا۔

سوال :۔ میزان کیا ہے ، اور اس پر اعمال کس طرح تولے جائیں گے؟
جواب :۔ میزان ایک ترازو ہے اس کے دو پلّے ہوں گے۔ قیامت کے دن اس پر لوگوں کے اچھے بُرے اعمال تولے جائیں گے ، جن کے اعمال قلبیہ اور اعمال جوارح وزنی ہوں گے تو وہ کامیاب ہیں اور جن کا وزن ہلکا رہا وہ خسارے میں رہیں گے ، نیکی کے پلے وزنی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اوپر اٹھے ، دنیا کی ترازو کے برعکس ۔
سوال :۔ صراط کسے کہتے ہیں ؟
جواب :۔ صراط ایک پُل ہے ، جو جہنم کے اوپر نصب کیا جائے گا ، یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا ، جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے ، سب کو اس پر چلنا ہوگا کافر اس پر نہ چل سکے گا ، اور جہنم میں گر جائے گا مسلمان پار ہو جائیں گے ، بعضے تو اتنی جلدی کہ ابھی اِدھر تھے اور اُدھر پہنچ گئے ، بعضے تیز ہوا کی طرح بعضے تیز گھوڑے کی طرح بعضے دھیرے دھیرے بعضے گرتے پڑتے کانپتے ، لنگڑاتے ، جتنا اچھا عمل ہوگا اتنی ہی جلدی پار ہوگا ۔
سوال :۔ حوضِ کوثر کیا ہے ؟
جواب :۔ حوضِ کوثر خدائے تعالیٰ کی بڑی رحمت ہے ، جو ہمارے آقا و مولیٰ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا ہے ، اس کی لمبائی ایک مہینہ کا راستہ ہے اور اتنی ہی چوڑائی ہے اس کے کنارے سونے کے ہیں ، اس پر موتی کے قبے بنے ہیں ، اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے ، اس کا

پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا۔ اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، جو اس کا پانی ایک بار پئے گا پھر اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی اس پر پانی پینے کے برتن گنتی میں ستاروں سے زیادہ ہیں، اس میں جنت سے دو نالے گرتے ہیں، ایک سونے کا ہے دوسرا چاندی کا، حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے اپنی امت کو سیراب فرمائیں گے۔

سوال :۔ اعراف کسے کہتے ہیں ؟

جواب :۔ اعراف ایک پردہ کی دیوار ہے جو جنت و دوزخ کے بیچ میں واقع ہے، یہ دیوار جنت کی نعمتوں کو دوزخ تک اور دوزخ کی تکلیفوں کو جنت تک پہنچنے سے مانع ہوگی، اسی درمیانی دیوار کی بلندی پر جو مقام ہے اسے اعراف کہتے ہیں۔

سوال :۔ قیامت کے دن امت محمدیہ کی پہچان کس طرح ہوگی ؟

جواب :۔ جس وقت لوگ میدان محشر سے پل صراط پر جائیں گے اس وقت اندھیرا ہوگا ایسے وقت میں اپنے ایمان اور عمل کی روشنی ساتھ دے گی، جس کا ایمان و عمل جتنا ہی زیادہ ہوگا اسی کے مطابق ایمان و عمل کی روشنی ہوگی، اور یہی روشنی جنت کی طرف رہنمائی کرے گی۔

امت محمدیہ کی روشنی اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل دوسری امتوں کی روشنی سے زیادہ صاف اور تیز ہوگی، آقا و مولیٰ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ارشاد فرماتے

ہیں۔ کہ قیامت کے دن میری اُمّت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ منھ اور ہاتھ، پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک بڑھائے، یعنی زیادہ سے زیادہ وضو کا اہتمام کرے اور پورا وضو کرے۔

سوال:۔ جنّت اور دوزخ میں داخل ہونے کے بعد پھر کیا ہو گا؟

جواب:۔ حساب و کتاب کے بعد جنّتی جنّت میں چلے جائیں گے اور جہنم میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لئے اس میں رہنا ہے، اس وقت جنّت و دوزخ کے درمیان موت کو میڈھے کی طرح لا کھڑا کریں گے۔ پھر منادی جنتیوں کو پکارے گا، وہ دوڑتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنمیوں کو پکارے گا وہ خوش ہوتے ہوتے جھانکیں گے، کہ شاید مصیبت سے رہائی ہو جائے پھر ان سب سے پوچھے گا، کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے ہاں یہ موت ہے، وہ ذبح کر دی جائے گی، اور فرمایا جائے گا کہ اہل جنت تجھے ہمیشگی ہے اس لئے کہ اب مرنا نہیں ہے۔ اور اے اہل دوزخ تجھے ہمیشگی ہے اس لئے کہ اب مرنا نہیں ہے اس وقت جنتی خوش اور جہنمی غمزدہ ہوں گے۔

کِتَابُ الاَعمَالُ

زکوٰۃ کا بیان

سوال:۔ زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ زکوٰۃ ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن ہے اسکی فرضیت کا منکر کافر اور زکوٰۃ کا نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق ہے، اور زکوٰۃ کی ادائے گی میں تاخیر کرنے والا گنہگار اور مردود الشہادہ ہے۔

سوال:۔ زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ قانون شریعت کے مطابق مال کا جو حصہ فقیر و محتاج کو دے کر اسے مالک بنا دیا جاتا ہے اسی کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔

سوال:۔ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے کیا کیا شرطیں ہیں؟

جواب:۔ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے چند شرطیں ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) مسلمان ہونا (۲) عاقل (۳) بالغ (۴) آزاد (۵) مالک نصاب ہونا (۶) نصاب کا حاجت اصلی اور قرض سے فارغ ہونا (۷) مالک ہونے کے بعد نصاب پر ایک سال گذر جانا۔

سوال: کس کس مال میں زکوٰۃ فرض ہے ؟

جواب: چاندی، سونے اور ہر قسم کے مالِ تجارت میں زکوٰۃ فرض ہے ۔

سوال: نصاب کسے کہتے ہیں ؟

جواب: جن مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے ہماری شریعت نے ان کی خاص ایک مقدار معین کر دی ہے جب اتنی مقدار پوری ہو جائے تب زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، اس کو نصاب کہتے ہیں ۔

سوال: چاندی کا نصاب کیا ہے ؟

جواب: دو سو درم یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی ۔

سوال: ساڑھے باون تولہ چاندی کی زکوٰۃ کتنی ہوتی ہے ؟

جواب: زکوٰۃ میں چالیسواں حصہ دینا فرض ہے۔ پس ساڑھے باون تولہ کی زکوٰۃ ایک تولہ تین ماشہ چھ رتی چاندی واجب ہے ۔ (یا اس کی قیمت ادا کرے) ۔

سوال: سونے کا نصاب کیا ہے ؟

جواب: سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا ہے ۔

سوال: ساڑھے سات تولہ سونے کی زکوٰۃ کیا ہو گی ؟

جواب: ساڑھے سات تولہ سونے کی زکوٰۃ سوا دو ماشہ سونا (یا اس کی قیمت ہے) ۔

سوال: اگر کسی کے پاس چاندی سونا نہ ہو صرف مال ہو تو اس پر زکوٰۃ ہو گی یا نہیں ؟

جواب:

جواب:۔ اگر مال یا روپیہ پیسہ اتنا ہو کہ وہ ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا کی قیمت کے برابر ہو جائے تو اس مال یا روپئے پر بھی چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہوگی۔

سوال:۔ مصارف زکوٰۃ کتنے اور کون کون ہیں؟

جواب:۔ (۱) فقیر (۲) مسکین (۳) قرضدار (۴) مسافر۔

نوٹ:۔ اسلام کے شروع زمانے میں کافروں کو بھی زکوٰۃ دینا جائز تھا مگر اب کافروں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

سوال:۔ مدارس اسلامیہ میں زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

جواب:۔ جائز ہے۔ بشرطیکہ منتظمین کو وکیل بنا دیا جائے اور وہ زکوٰۃ ہی کے مصرف میں خرچ کریں۔

سوال:۔ کن کن لوگوں کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں؟

جواب:۔ (۱) اپنے ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی چاہے اوپر کے ہوں (۲) بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی چاہے نیچے کے ہوں۔ (۳) خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کو نہیں دے سکتے۔ ایسے ہی سید اور مالدار اور کافر نیز مالدار شخص کی نابالغ اولاد کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

سوال:۔ کن کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا افضل ہے؟

جواب:۔ اول اپنے رشتہ داروں کو جیسے، بھائی بہن، بھتیجے، بھتیجیاں، بھانجے، بھانجیاں، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، ساس وغیرہ میں سے جو ضرورت مند ہوں انہیں دینے میں بہت

زیادہ ثواب ہے۔ اس کے بعد پھر اپنے پڑوسی کو اس کے بعد پھر اپنے محلہ کے حاجتمندوں یا پھر جہاں دین کا زیادہ فائدہ ہوتا ہو جیسے دینی مدارس کے طلبہ۔

حج کا بیان

سوال:۔ حج کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ اسلام میں ایمان لانے کے بعد جو چار عبادتیں فرض ہیں (ان) میں سے پہلی عبادت تو نماز ہے اور دوسری روزہ، تیسری زکوٰۃ اور چوتھی عبادت حج ہے۔

حج کے لغوی معنی قصد اور ارادے کے ہیں، اور اصطلاحِ شریعت میں حج نام ہے اِحرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کے طواف کا، مکہ معظمہ کے مختلف مقاماتِ مقدسہ میں حاضر ہو کر آداب و اعمال بجالانا بھی حج میں شامل ہے۔

سوال:۔ حج کب فرض ہوا۔ ؟

جواب:۔ حج ۹ھ میں فرض ہوا۔

سوال:۔ حج ساری عمر میں کتنی بار فرض ہے ؟

جواب:۔ حج ساری عمر میں صرف ایک بار فرض ہے۔ جو اس کو

فرض نہ مانے اور اس کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے اور جو استطاعت کے باوجود نہ کرے وہ بہت بڑا گنہگار ہے۔

سوال:۔ مذہبِ اسلام میں حج کی کیا اہمیت ہے؟

جواب:۔ مذہبِ اسلام میں حج کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے۔

(۱) حج اسلامی ارکان میں سے پانچواں رکن ہے۔ (۲) حج ان گناہوں کو مٹا دیتا ہے جو پہلے ہو چکے ہیں (۳) حج محتاجی کو ایسا دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو (۴) حجِ مبرور کا ثواب جنت ہے (۵) حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لئے مغفرت کی دعا کرے اس کی بھی (۶) حاجی کے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں (۷) جو حج کے لئے چلا اور راستہ میں مر گیا وہ بے حساب جنت میں جائے گا۔ اور قیامت تک اس کے لئے حج کا ثواب لکھا جائے گا (۸) حاجی اپنے اہل خاندان سے چار سو کی شفاعت کرے گا (۹) حاجی کے لئے دنیا میں عافیت ہے اور آخرت میں مغفرت ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی فضیلتیں ہیں، جن کی تفصیل آگے بڑی کتابوں میں آئے گی ہیں بطور اختصار اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

سوال:۔ حج کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب:۔ حج کا وقت شوال المکرم سے دسویں ذی الحجہ تک ہے اس سے پہلے حج کے اعمال نہیں ہو سکتے احرام کے سوا

کہ احرام اس سے پہلے بھی ہو سکتا ہے مگر مکروہ ہے۔

سوال:۔ حج کب فرض ہوتا ہے اور حج فرض ادا ہونے کے لئے کتنی شرطیں ہیں؟

جواب:۔ حج فرض ادا ہونے کے لئے مندرجہ ذیل شرطیں ہیں۔ جب یہ تمام شرطیں پائی جائیں تب حج فرض ہو جاتا ہے۔

(۱) مسلمان ہونا (۲) اگر دارالحرب میں ہو تو فرضیت کا علم ہونا۔ (۳) بالغ ہونا (۴) عاقل[۱] ہونا (۵) آزاد ہونا (۶) تندرست[۲] ہونا کہ حج کو جا سکے (۷) سفر خرچ[۳] کا مالک ہونا اور سواری پر قادر ہونا (۸) حج کے مہینوں میں تمام شرائط کا پایا جانا۔

سوال:۔ حج ادا کرنے کے لئے کتنے طریقے ہیں؟

جواب:۔ حج ادا کرنے کے تین طریقے ہیں، ایک یہ کہ صرف حج کرے اور عمرہ اس کے ساتھ ملائے اسے افراد کہتے ہیں، اور حاجی کو مُفرِد، دوسرا یہ کہ میقات سے احرام باندھتے وقت صرف عمرے کی نیت کرے اور افعال عمرہ سے فارغ ہو کر حلال ہو جائے پھر مکہ معظمہ میں حج کے لئے دوبارہ احرام باندھے،

---

[۱] پاگل پر حج فرض نہیں [۲] اپاہج اور اندھا پر فرض نہیں [۳] یعنی حاجتِ اصلیہ چھوڑ کر اتنا مال ہو کہ سواری پر مکہ معظمہ جا سکے اور وہاں سے سواری پر واپس آ سکے اور جا کر واپس آنے تک اپنے اور عیال کے لئے خرچ کافی ہو۔

اسے تمتع کہتے ہیں اور حاجی کو متمتع، تیسرا یہ کہ حج کے زمانہ میں حج وعمرہ دونوں کی یہیں سے نیت کرے اور حج وعمرہ دونوں کو ایک احرام سے ادا کرے اسے قران کہتے ہیں، اور حاجی کو قارن، یہ سب سے افضل ہے۔

سوال:۔ عمرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ عمرہ یہ کہ احرام باندھ کر خانہ کعبہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرے اور اس کے بعد سر منڈا کر احرام کھول دے۔

سوال:۔ لبیک کیا ہے اور کتنی مرتبہ پڑھنا چاہیئے؟

جواب:۔ لبیک یہ ہے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ اسے کم از کم تین بار پڑھنا چاہیئے۔

حج وعمرہ ادا کرنے کا طریقہ

سوال:۔ حج وعمرہ ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:۔ حج وعمرہ ادا کرنے کا طریقہ اور اس کے آداب یہ ہیں۔ (۱) حج یا عمرہ کے لئے چلتے وقت اپنے ملنے والوں، دوستوں اور عزیزوں سے ملے اور اپنی غلطی معاف کرالے اور سبھوں سے دعائیں لے۔

(۲) جب میقات[1] آجائے تو وضو وغسل کرے خوشبو لگائے اور احرام باندھے اور دو رکعت نمازِ احرام کی نیت سے پڑھے، سلام کے بعد حج یا عمرہ جو بھی ادا کرنا ہو نیت میں اس کا نام زبان سے لے، اس نیت کے بعد زور سے لبیک کہے پھر دَرود شریف پڑھے پھر یہ دعا مانگے، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ پھر لبیک کہے اور جب لبیک کہے تو تین بار کہے یہ احرام ہوا۔ (۳) اب احرام کی حالت میں جو چیزیں منع ہیں ان سے بچے (۴) جب اس جگہ پہونچے جہاں سے مکہ معظمہ نظر آئے تو سچے دل سے دعا کرے اور ذکر خدا اور رسول کرتا ہوا باب السلام تک پہنچے اور اس پاک چوکھٹ کو چوم کر داخل ہو، اور سب کاموں سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف کرے بشرطیکہ فرض نماز خواہ وتر یا سنّت مؤکدہ کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو یا جماعت قائم نہ ہو (۵) طواف حجرِ اسود کے پاس سے شروع کرے، طواف شروع کرنے سے پہلے اِضطباع کرلے (اِضطباع یہ ہے کہ شروع طواف سے پہلے چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر دونوں کنارے بائیں مونڈھے پر اس طرح ڈال دینا کہ داہنا مونڈھا کھلا رہے)

---

[1] میقات اس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکہ جانے والے کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں، ہندوستانیوں کی میقات سمندر کے راستہ سے یلم لم پہاڑ کے محاذ میں ہے۔

اَب کعبہ کی طرف منھ کر کے حجرِ اسود کی داہنی طرف رکنِ یمانی کیجانب حجرِ اسود کے قریب ہو کر کھڑا ہو کہ پورا حجرِ اسود اپنے داہنے ہاتھ کی طرف رہے پھر یوں طواف کی نیت کرے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔ اس نیت کے بعد کعبہ کو منھ کئے اپنی داہنی طرف چلے جب حجرِ اسود کے سامنے ہو جائے تو کانوں تک اس طرح ہاتھ اٹھائے کہ ہتھیلیاں جو حجرِ اسود کی طرف رہیں اور کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ:

(۶) اب ہو سکے تو حجرِ اسود کو چومے اور اگر بھیڑ کے سبب نہ ہو سکے تو ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے اسے بوسہ دے یعنی اسے چومے اور اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِكَ وَاِتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ کہتے ہوئے کعبہ تک بڑھے۔ (۷) جب حجرِ اسود کے سامنے سے بڑھ جائے تو سیدھا ہو جائے اور ایسے چلے کہ خانہ کعبہ بائیں ہاتھ کی طرف پڑے، جب ملتزم پھر رکن عراقی پھر میزابِ رحمت پھر رکن شامی کے سامنے آئے تو خاص خاص دعائیں جو ان موقعوں کے لئے آئی ہیں وہ پڑھے اور افضل یہ ہے کہ یہاں اور تمام موقعوں پر اپنے لئے دعا کے بدلے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے۔ (۸) جب رکن یمانی کے پاس آئے تو اس سے برکت حاصل کرنے کے

لئے چھوئے اور چاہے تو بوسہ بھی دے یہاں ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھ نہ چومے۔ (۹) رکن یمانی سے بڑھ کر مستجاب پر آئے تو دعا کرے یا پھر درود شریف پڑھے کہ عظیم برکتیں حاصل ہوں گی، (۱۰) دُعا یا درود شریف چلا چلا کر نہ پڑھے بلکہ آہستہ اس قدر کہ اپنے کان تک آواز آئے (۱۱) اب چاروں طرف گھومتا ہوا حجرِ اسود پر لوٹ آئے تو یہ ایک پھیرا ہوا۔ اس وقت بھی حجر اسود کو چومے یا استلام کرے، اب یونہی چھ پھیرے اور کرے یعنی کل سات پھیرے کرے۔ مگر رَمَل[1] صرف پہلے تین پھیروں میں ہے اور باقی چار میں معمولی چال چلے (۱۲) جب ساتوں پھیرے ہو جائیں تو پھر حجر اسود کو چومے اور استلام[2] کرے اب یہ ایک طواف ہوا اسے طواف قدوم کہتے ہیں (۱۳) بعد طواف مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز واجب ہے۔ پڑھے۔ بعد نماز دعا مانگے۔ (۱۴) اب اس نماز و دعا کے بعد ملتزم کے پاس جائے اور حجر اسود کے قریب ملتزم سے لپٹے، سینہ

---

[1] طواف کے لئے پہلے تین پھیروں میں جلد جلد چھوٹے قدم رکھنا اور شانے ہلانا جیسا کہ بہادر لوگ چلتے ہیں، نہ کودنا اور نہ دوڑنا۔ [2] دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں منھ رکھ کر حجر اسود کو بوسہ دینا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر یا اشارہ کر کے ہاتھ یا لکڑی چوم لینا۔

داہنا بایاں رخسار اس پر رکھے اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوار پر پھیلائے اور دعاء مانگے ملتزم سے پلٹنے کے بعد چاہِ زمزم پر آئے اور کعبہ کو منھ کر کے تین سانسوں میں جتنا پیا جائے خوب پیٹ بھر کر آبِ زم زم پیئے اور بدن پر ڈالے اور پیتے وقت دعا کرے کیونکہ اس وقت دعاء قبول ہوتی ہے۔ (۱۵) پھر اس کے بعد اگر تکان نہ ہو تو ابھی ورنہ ذرا آرام کر کے صفا و مروہ میں سعی کے لئے جائے پھر حجرِ اسود پر آئے اور اسی طرح بوسہ دے کر باب صفا سے صفا کی طرف چلے اور ذکر درود شریف پڑھتے ہوئے صفا کی سیڑھیوں پر اتنا چڑھے کہ کعبہ معظمہ نظر آئے اور کعبہ معظمہ کی طرف منھ کر کے دیر تک تسبیح و تہلیل اور دعاء درود کرے (۱۶) پھر مروہ کو چلے اور جب پہلا میل[۱] آئے تو مرد دوڑنا شروع کر دے یہاں تک کہ دوسرے میل سے نکل جائے، پھر آہستہ ہولے اور مروہ پر پہنچے اور کعبہ کی طرف رخ کر کے دعاء کرے (۱۷) پھر صفا کو جائے اور آئے یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم کرے اسی طرح سات پھیرا دوڑنے کا نام سعی ہے اب سعی کے بعد مکہ میں آٹھویں تاریخ تک ٹھہرے اور لبیک کہا کرے اور خالی طواف بغیر اضطباع و رمل و سعی کے کیا کرے اور ہر سات پھیرے پورے ہونے پر مقام ابراہیم میں دو رکعت

---

[۱] دیوار حرم میں دو سبز میل نصب ہیں جیسے میل کے شروع میں پتھر لگا ہوتا ہے۔

نفل پڑھا کرے۔ (۱۸) پھر جب آٹھویں تاریخ آئے تو سورج نکلنے کے بعد جس نے احرام نہ باندھا ہو باندھ کر مکہ سے منیٰ کو چلے اور ہو سکے تو پیدل چلے تاکہ آرام سے بھی رہے گا اور ثواب بھی بہت زیادہ پائے گا۔ (۱۹) منیٰ میں رات کو ٹھہرے آج ظہر سے نویں کی صبح تک پانچ نمازیں یہیں مسجد خیف میں پڑھے اور شب عرفہ یعنی نویں رات منیٰ میں ذکر و عبادت میں گذارے (۲۰) نویں کی صبح کو مستحب وقت میں نماز پڑھ کر سورج چمکنے پر عرفات کی طرف چلے، راستہ بھر ذکر و درود کا ورد کرے، لبیک کی کثرت کرے (۲۱) عرفات میں جبل رحمت کے پاس یا جہاں جگہ ملے راستے سے ہٹ کر ٹھہرے، اور دوپہر تک اللہ کے حضور گریہ وزاری اور ذکر و لبیک میں مشغول رہے (۲۲) دوپہر ڈھلتے ہی مسجد حمزہ میں جائے اور نماز پڑھتے ہی موقف[1] کو روانہ ہو جائے اور سورج ڈوبنے تک ذکر ورد اور دعاء میں لگا رہے کہ وہ خاص نزولِ رحمت ہے (۲۳) جب غروب آفتاب کا یقین ہو جائے تو فوراً مزدلفہ چلے، راستہ بھر ذکر، درود اور لبیک و دعاء میں مشغول رہے اور وہاں پہنچ کر جہاں جگہ ملے ٹھہر جائے (۲۴) مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں مغرب پڑھے اس کا سلام ہوتے ہی عشاء کا فرض

---

[1] موقف یعنی وہ جگہ جہاں کھڑے ہو کر ذکر و دعاء کا حکم ہے آج موقف میں ٹھہر کر عصر سے سورج ڈوبنے تک ذکر و دعاء میں مشغول ہونا حج کی جان ہے اور ایک اہم رکن ہے۔

اَدا کرے اِس کے بعد مغرب و عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھے (۲۵) باقی رات ذکر و دعاء، درود اور لبیک میں گذارے اور اگر نہ ہو سکے تو باطہارت سو رہے اور صبح چمکنے سے قبل ضروریات سے فارغ ہو کر نماز صبح اول وقت میں پڑھے (۲۶) جب آفتاب کے نکلنے میں صرف دو رکعت نماز پڑھنے کا وقت رہ جائے تو منیٰ کو چلے اور یہاں پاک جگہ سے سات عدد چھوٹی چھوٹی کنکریاں اٹھا کر تین بار دھو کر اپنے سات لیلے بلکہ تینوں دنوں کے لئے لے لے تو اور اچھا ہے۔ (۲۷) جب منیٰ پہنچے تو سب کاموں سے پہلے جمرۂ عقبہ[ل] کو جائے، رمی سے فارغ ہو کر فوراً واپس آجائے (۲۸) اب قربانی میں مشغول ہو جائے یہ حج کا شکرانہ ہے اور یہاں بھی جانور کی عمر اور اعضاء میں وہی شرطیں ہیں جو بقر عید کی قربانی میں۔ (۲۹) بعد قربانی قبلہ رخ بیٹھ کر مرد حلق[ک] کریں اور عورتیں ایک پور کے برابر بال کتروائیں۔ (۳۰) بال دفن کر دے اور یہاں حلق یا تقصیر[س] سے پہلے نہ ناخن کتروانا ہے نہ خط بنوانا (۳۱) اب عورت سے متعلق چند باتوں کے علاوہ وہ جو کچھ احرام نے حرام کیا تھا سب حلال ہو گیا (۳۲) افضل یہ ہے کہ آج دسویں تاریخ فرض طواف کے لئے مکہ معظمہ جائے اور بغیر اضطباع

ل منیٰ کے میدان میں پتھر کے تین ستون کھڑے ہیں جنہیں جمار کہا جاتا ہے، ان میں سے پہلے کا نام جمرۂ اولیٰ دوسرے کا نام جمرۂ وسطیٰ اور تیسرے کا نام جمرۂ عقبیٰ ہے۔
ک سارا سر منڈانا س بال کتروانا۔

کے طواف کرے (۳۳) جو دسویں کو فرض طواف نہ کرسکے وہ، گیارہویں یا بارہویں کو کرے، اس کے بعد بلا عذر تاخیر گناہ ہے جرمانہ میں قربانی کرنی ہوگی، ہاں البتہ عورت کو حیض آگیا تو اس کے ختم ہونے پر کرے۔ (۳۴) بہر حال طواف کے بعد دو رکعت نفل ضرور پڑھیں، حج پورا ہوگیا کہ اس کا دوسرا رکن یہ طواف ہے۔ (۳۵) دسویں، گیارہویں، بارہویں راتیں منیٰ ہی میں بسر کرنا سنت ہے (۳۶) گیارہویں تاریخ بعد نماز ظہر پھر رمی کو چلے اور رمی جمرۂ اولیٰ سے شروع کرے، پھر جمرۂ وسطیٰ پر جائے رمی کے بعد کچھ آگے بڑھ کر حضور قلب سے دعاء استغفار کرے پھر جمرۂ عقبیٰ پر مگر یہاں رمی کرکے نہ ٹھہرے، فوراً پلٹ جائے پلٹتے ہوئے دعاء کرے (۳۷) بالکل اسی طرح بارہویں تاریخ کو تینوں جمرے کی زوال کے بعد رمی کرے اور بارہویں کی رمی کرکے غروب آفتاب سے پہلے مکہ معظمہ کو روانہ ہوجائے اور جب مکہ معظمہ سے رخصت کا ارادہ ہوجائے تو طواف وداع کرے مگر اس میں نہ رمل ہے اور نہ سعی نہ اضطباع، پھر دو رکعت نماز نفل مقام ابراہیم پر پڑھے، پھر چاہِ زم زم پر آئے اور خوب سیر ہوکر پانی پئے اور بدن پر ڈالے اور کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہوکر بوسہ دے اور الٹے پاؤں مسجد شریف سے باہر آجائے۔

(۳۸) اگر وسعت ہو تو مکہ کے فقیروں کو کچھ دے اور مدینہ شریف کے لئے روانہ ہو۔ (۳۹) مدینہ شریف پہنچ کر دربار

دربار رسول کی زیارت کرے

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے فضائل کا بیان

سوال:۔ مکہ معظمہ اور خانہ کعبہ کے فضائل کیا ہیں؟

جواب:۔ مکہ معظمہ اور خانہ کعبہ اہلِ عرب کے درمیان مقدس اور ایک عبادت گاہ کی حیثیت سے بہت ہی قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے اس کی سب سے پہلی تعمیر حضرت آدم علیہ السلام نے کی تھی اور اس کے منہدم ہو جانے کے بعد از سرِ نو تعمیر حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے کی۔ قرآن مجید نے خانہ کعبہ کو پہلی عبادت گاہ بتایا، اس سے معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ بیت المقدس سے بھی پرانا ہے، مکہ مکرمہ کو بکہ بھی کہا جاتا ہے، یہی وہ مقام ہے جس میں مادی اور روحانی دینی اور دنیوی برکتیں جمع کردی گئیں ہیں، اس پاک شہر اور پاک گھر کی عظمت و برتری کا اعلان قرآن شریف اور احادیث طیبہ میں جگہ جگہ اور مختلف عنوان سے کیا گیا ہے، یہی وہ شہر ہے جسے سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وطن اور آپ کی ولادت گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے، یہیں سے اسلام کی آواز بلند ہوئی اور یہی اسلامی تعلیمات کا پہلا مرکز ہے۔

سوال:۔ مدینہ طیبہ کے فضائل کیا ہیں؟

جواب :۔ مدینہ طیبہ وہ پاک شہر ہے جہاں آقا و مولیٰ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روضۂ مبارکہ ہے جو تمام بستیوں پر فضیلت و بزرگی کے اعتبار سے افضل ہے۔ آقا ارشاد فرماتے ہیں کہ (۱) جس سے ہو سکے مدینہ میں مرے تو مدینہ ہی میں مرے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا میں اسکی شفاعت کروں گا (ترمذی)

(۲) جو آدمی مدینہ والوں کو تکلیف دے گا اللہ تعالیٰ اسے تکلیف میں ڈالے گا۔ (طرانی) (۳) جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۴) جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب۔ (دار قطنی) جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

بارگاہ رسالت میں حاضری کا بیان

سوال :۔ مسجد نبوی اور روضۂ اطہر کی زیارت کے آداب کیا ہیں؟

جواب :۔ (۱) حاضری میں صرف روضۂ اطہر کی زیارت کی نیت کرے اور راستہ بھر درود شریف اور ذکر پاک میں ڈوب جائے اور جیسے جیسے مدینہ طیبہ قریب آتا جائے ذوق شوق اور زیادہ ہوتا جائے۔

(۲) جب حرم مدینہ آئے تو بہتر یہ ہے کہ پیادہ ہو جائے یعنی پیدل چلنے لگے۔ اور روئے، سر جھکائے آنکھیں نیچی کئے درود

شریف کی زیادہ سے زیادہ وِرد کرے اگر ہو سکے تو ننگے پاؤں چلے۔

(۳) جب قبرِ انور پر نظر پڑے تو درود کی کثرت کرے ؟

(۴) مسجد نبوی میں حاضر ہونے سے پہلے جلد ایسی ضروریات سے فارغ ہو وے جن سے دل بٹنے کا ڈر ہو، ان کے سوا کسی اور کام میں نہ لگے اور جلد ہی وضو اور مسواک کرکے اور بہتر یہ ہے کہ سفید صاف کپڑے پہنے، نئے ہوں تو اور اچھا، سُرمہ اور خوشبو لگائے، مشک ہو تو اور اچھا۔

(۵) اب فوراً آستانہ اقدس کی طرف نہایت خشوع و خضوع سے متوجہ ہو، رونا نہ آئے تو رونے جیسے منھ بنائے مسجد کے سب دروں پر حاضر ہو درود و سلام عرض کرکے تھوڑا ٹھہرے جیسے سرکار سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو، بسم اللہ کہہ کر داہنا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تن با ادب ہو کر داخل ہو (۶) اس وقت ادب و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے، آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب غیر کے خیال سے پاک کرے مسجد اقدس کے نقش و نگار نہ دیکھے۔

(۷) اگر کوئی ایسا سامنے آجائے جس سے سلام و کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کترا جائے ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھے پھر بھی دل سرکار کی طرف لگا ہو۔

(۸) ہرگز ہرگز مسجد اقدس میں کوئی حرف چلا کر نہ نکلے۔

(۹) یقین جانو کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سچی، حقیقی، دنیوی، جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات

شریف کے پہلے تھے ان کی اور تمام انبیاء علیہم السلام کی موت صرف وعدۂ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لئے تھی، ان کا انتقال صرف عوام کی نظر سے چھپ جانا ہے۔

(۱۰) اب اگر جماعت قائم ہو، شریک ہو جائے کہ اس میں تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائے گی ورنہ اگر غلبہ شوق مہلت دے اور وقت کراہت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد اور شکرانۂ حاضریٔ دربار، محراب نبی میں ورنہ جہاں تک ہو سکے قریب ادا کرے۔

(۱۱) باادب لرزتے، کانپتے، گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے، عفو و کرم کی امید رکھتے مشرق کی طرف سے مواجہہ عالیہ میں حاضر ہو، اس طرف سے حاضر ہو گے تو حضور کی نگاہِ کرم تمہاری طرف ہو گی اور یہ بات تمہارے لئے دونوں جہان میں کافی ہے۔

(۱۲) اب نہایت ہی ادب و احترام کے ساتھ جالی مبارک سے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار انور کو منھ کرکے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہو۔

(۱۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اب دل کی طرح منھ بھی اس پاک جالی کی طرف ہو گیا، نہایت ادب و وقار کے ساتھ غمگین اور معتدل آواز سے مجرا اور تسلیم بجالائے اور عرض کرے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ

اَصْحٰبِكَ وَاُمَّتِكَ اَجْمَعِیْنَ۔

(۱۴) حضور سے اپنے لئے، اپنے ماں باپ، پیر، استاذ، اولاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لئے شفاعت طلب کرے اور بار بار عرض کرے اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(۱۵) پھر اپنے داہنے ہاتھ یعنی مشرق کی طرف ہاتھ بھر ہٹ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ نورانی کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِی الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

(۱۶) پھر اتنا ہی اور ہٹ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روبرو کھڑے ہو کر عرض کرے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

(۱۷) پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پلٹو اور دونوں کے درمیان کھڑے ہو کر عرض اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَسْئَلُكُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلَیْكُمَا وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

(۱۸) یہ سب حاضریاں محل اجابت ہیں، جس قدر ہو جامع دعا،

کرے درود پاک پر قناعت بہتر ہے۔

(۱۹) پھر منبر شریف کے قریب پھر روضۂ جنت میں آکر دو رکعت نفل (جبکہ وقت مکروہ نہ ہو) پڑھے پھر دعا مانگے۔

(۲۰) جب تک مدینہ میں رہنا نصیب ہو کوشش کرے کہ کوئی لمحہ بیکار نہ جائے بلکہ ضروریات کے سوا اکثر اوقات مسجد شریف میں با طہارت حاضر رہے، نماز تلاوت اور درود میں وقت گذارے۔

(۲۱) یہاں ہر نیکی کا ثواب پچاس ہزار کے برابر لکھا جاتا ہے اس لئے یہاں جس قدر ہو سکے زیادہ سے زیادہ عبادت کی جائے۔

(۲۲) روضۂ انور کو دیکھنا بھی عبادت ہے، اس شہر میں یا شہر سے باہر جہاں سے روضۂ انور پر نظر پڑے فوراً دست بستہ اِدھر منہ کرکے صلوٰۃ وسلام عرض کرے۔

(۲۳) قرآن حکیم کا کم از کم ایک ختم یہاں اور حطیم کعبہ معظمہ میں کرلے۔

(۲۴) اگر میسر ہو تو ہر نماز پنجگانہ ورنہ کم از کم صبح وشام مواجہہ شریف میں سلام عرض کرنے کے لئے حاضری دے۔

(۲۵) جماعت بلا عذر ترک کرنا ہر جگہ گناہ ہے اور یہاں تو گناہ کے علاوہ سخت محرومی بھی، صحیح حدیث میں ہے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس کی میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کے لئے دوزخ ونفاق

سے آزادیاں لکھی جائیں گی مگر یہ واضح رہے کہ امام صحیح العقیدہ سنی اور دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب واحترام رکھنے والا ہونا چاہیئے۔

(۲۶) روضۂ رسول کو ہرگز ہرگز پیٹھ نہ کرے بلکہ نماز میں بھی ایسی جگہ کھڑا ہوئے کہ پیٹھ اس کی طرف نہ ہو۔

(۲۷) روضۂ اطہر کا نہ طواف کرے نہ سجدہ نہ اتنا جھکے کہ رکوع کے برابر ہو رسول اللہ کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے۔

(۲۸) رخصت ہوتے وقت مزار پُرانوار پر حاضری دے اور مواجہہ شریف میں حضور سے بار بار اس کی نعمت کی عطا کا سوال کرے اور تمام آداب رخصت بجالائے اور سچے دل سے دعا کرے کہ پروردگار عالم ایمان وسنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور جنت البقیع میں دفن ہونا نصیب ہو۔

آمین یارب العالمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

(۱) **اِحرام :-** وہ بغیر سِلا لباس جس کے بغیر آدمی میقات سے نہیں گذر سکتا، یعنی ایک چادر نئی یا دُھلی اوڑھنے کیلئے اور ایسا ہی ایک تہہ بند کمر پر لپیٹنے کیلئے یہ گویا خدائے قدیر کی بارگاہ میں حاضری کی ایک وردی ہے۔

(۲) **میقات :-** یہ وہ جگہ ہے جہاں سے بغیر احرام مکہ معظمہ کو جانا جائز نہیں، اگرچہ حج کے علاوہ کسی اور غرض سے جاتا ہو۔

(۳) **تلبیہ :-** لبیک کہنے کو تلبیہ کہتے ہیں اس کے الفاظ یہ ہیں۔ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ط لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ ط احرام کے لئے ایک مرتبہ زبان سے لبیک کہنا ضروری ہے اور نیت شرط ہے۔

(۴) حرم کعبہ :- مکہ معظمہ کے گرداگرد کئی کوس کا جنگل ہے ہر طرف حدیں بنی ہوئی ہیں ان حدود کے اندر وہاں کے وحشی جانوروں حتی کہ جنگلی کبوتروں کو تکلیف وایذا دینا

بلکہ تر گھاس اُکھیڑنا تک حرام ہے۔ تمام بلکہ مکرمہ ، منیٰ ، اور مزدلفہ یہ سب حدود حرم میں ہیں ، البتہ عرفات حرم میں داخل نہیں۔

(۵) حِلّ حدود حرم کے بعد جو زمین میقات تک ہے اُسے حِل کہتے ہیں۔

(۶) طَوَاف :۔ مسجد الحرام ایک گول وسیع احاطہ ہے بطریق خاص چکر لگانے کا نام طواف ہے۔

(۷) مَطَاف :۔ مسجد الحرام ایک گول وسیع احاطہ ہے جس کے کنارے کنارے بکثرت دالان اور آنے جانے کے راستے ہیں، بیچ میں خانہ کعبہ کے اردگرد ایک دائرہ ہے یعنی طواف کرنیکی جگہ۔

(۸) رکن :۔ خانہ کعبہ کا گوشہ جہاں اس کی دیواریں ملتی ہیں۔ جسے زاویہ کہتے ہیں۔

کعبہ معظّمہ کے چار رُکن ہیں۔

۱۔ رکن اسود، جنوب و مشرق کے گوشہ میں اسی میں زمین سے کچھ اونچائی پر سنگ اسود نصب ہے۔

۲۔ رکن عراقی ، شمال و مشرق کے گوشہ میں، دروازہ کعبہ انہیں دو رکنوں کے بیچ کی مشرقی دیوار میں زمین سے بہت بلند ہے۔

۳۔ رکن شامی ، شمال و مغرب کے گوشہ میں ، سنگ اسود کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں تو بیت المقدس سامنے پڑے گا۔

۴. رُکنِ یمانی، مغرب اور جنوب کے گوشہ میں۔

(۹) **مُلتَزَم**:۔ مشرقی دیوار کا وہ ٹکڑا جو رکن اسود سے دروازہ کعبہ تک ہے طواف کے بعد مقام ابراہیم پر نماز و دعا سے فارغ ہو کر حاجی یہاں آتے اور اس سے لپٹتے ہیں اپنا سینہ و پیٹ اور رخسار اس پر رکھتے اور ہاتھ اونچے کر کے دیوار پر پھیلاتے ہیں۔

(۱۰) **میزاب رحمت**:۔ یہ سونے کا پرنالہ ہے جو خانہ کعبہ کی چھت پر رکن عراقی اور رکن شامی کے بیچ نصب ہے۔

(۱۱) **حطیم**:۔ جس طرف سونے کا پرنالہ نصب ہے اسی شمالی دیوار کی طرف، زمین کا ایک حصہ جس کے گرد چھوٹی سی دیوار بنا دی گئی ہے، حطیم کہلاتا ہے، اس میں دونوں طرف آنے جانے کا دروازہ ہے، پرانے زمانے میں یہ خانہ کعبہ ہی کا ایک حصہ تھا۔

(۱۲) **مستجار**:۔ رُکن یمانی اور رکن شامی کے بیچ میں۔

(۱۳) **مستجاب**:۔ رکن یمانی اور رکن اسود کے بیچ میں جنوبی دیوار کو مستجاب کہتے ہیں۔ کیونکہ یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہنے کیلئے مقرر ہیں۔

(۱۴) **اضطباع**:۔ شروع طواف سے پہلے چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر دونوں کنارے بائیں مونڈھے پر اس طرح ڈال دینا کہ داہنا مونڈھا کھلا رہے۔

(۱۵) **رَمَلُ** :۔ طوافِ کعبہ کے پہلے تین پھیروں میں جلد جلد چھوٹے چھوٹے قدم رکھے اور شانہ ہلاتے چلنا، جیسے بہادر آدمی چلتے ہیں۔ رَمل کہلاتا ہے۔

نوٹ :۔ عورت طواف میں رَمل اور اضطباع نہ کرے۔

(۱۶) **صفامروہ** :۔ مکہ مکرمہ میں صفامروہ نام کی دو پہاڑیاں تھیں جو اب زمین میں چھپ گئی ہیں، اب وہاں دونوں جگہوں میں قبلہ رخ والان سا بنا ہے اور سیڑھیاں۔

(۱۷) **میلین اخضرین** :۔ صفامروہ کے درمیان دو سبز رنگ کے پتھر نصب ہیں جنہیں "میلین اخضرین" کہتے ہیں، انہی دو پتھروں کے درمیانی حصے میں ہر حاجی کو دوڑنا پڑتا ہے۔

(۱۸) **سعی** :۔ صفا سے مروہ اور پھر مروہ سے صفا کی طرف جانا آنا اور میلین اخضرین کے درمیان دوڑنا سعی کہلاتا ہے۔

(۱۹) **استلام** :۔ حجراسود کو منہ سے چومنا یا ہاتھ یا کسی لکڑی سے چھوکر ہاتھ یا لکڑی کو چوم لینا استلام کہلاتا ہے۔

(۲۰) **حلق** :۔ پورے سر کو منڈانا اور یہ افضل ہے۔

(۲۱) **قصر** :۔ بال کتروانا قصر کہلاتا ہے

(۲۲) **مقام ابراہیم** :۔ خانہ کعبہ کے دروازے کے سامنے شیشے کے فریم میں ایک پتھر رکھا ہے جس میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دونوں قدموں کے گہرے نشانات ہیں، اس کو مقام ابراہیم کہتے ہیں۔

(۲۳) **منیٰ**:۔ مکہ سے چار میل کے فاصلے پر پہاڑوں سے گھرا ہوا ایک میدانی خطہ ہے جسے منیٰ کہتے ہیں۔ یہاں ہر حاجی کیلئے ۸ ذی الحجہ کو ظہر سے لیکر صبح تک قیام کرنا اور پانچ وقت کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔

(۲۴) **رمی جمار**:۔ منیٰ میں ایک جگہ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر گارے اور پتھر سے تین چھوٹے بڑے پلر (یعنی ستون) بنائے گئے ہیں جنہیں عام بول چال میں شیطان کہا جاتا ہے۔ انہی شیطانوں کو چھوٹے چھوٹے کنکر مارنا رمی جمار کہلاتا ہے۔

(۲۵) **عرفات**:۔ اس میدان کو کہتے ہیں جہاں نویں ذی الحجہ کو وقوف یعنی قیام کیا جاتا ہے جو حج کا سب سے بڑا رکن ہے، اگر یہ چھوٹ جائے تو حج ہی نہیں ہوگا، یہاں ظہر کے وقت ہی میں عصر کی نماز با جماعت پڑھی جاتی ہے اور غروب آفتاب کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر عرفات کا میدان چھوڑ دینا پڑتا ہے۔

(۲۶) **مُزدلفہ**:۔ عرفات اور منیٰ کے درمیان ایک کشادہ میدان ہے جہاں پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب کی نماز پڑھی جاتی ہے۔

(۲۷) **جبل رحمت**:۔ میدان عرفات میں ایک پہاڑ ہے جس کو جبلِ رحمت کہتے ہیں۔ اسی کے قریب حضور صلی اللہ علیہ السلام کا موقف ہے جہاں سیاہ پتھر کا فرش ہے۔

(۲۸) **موقف**:۔ عرفات میں وہ جگہ ہے جہاں نماز کے بعد سے غروب

آفتاب تک کھڑے ہو کر ذکر و دعا کا حکم ہے۔

(۲۹) مسجد نمرہ :۔ میدان عرفات کے کنارے پر ایک بڑی مسجد ہے جس کو مسجد نمرہ کہتے ہیں۔

(۳۰) مسجد خیف :۔ منیٰ کی مشہور اور بڑی مسجد کا نام ہے۔

(۳۱) حجر اسود :۔ یہ کالے رنگ کا ایک پتھر ہے جو خانہ کعبہ کے ایک کونے میں چاندی کے ایک گول دائرے میں نصب ہے، خانہ کعبہ کا طواف شروع کرنے اور ختم کرنے کیلئے وہ ایک نشان کا کام دیتا ہے۔

(۳۲) وادیٔ محسّر :۔ یہ وہی مقام ہے جہاں "اصحاب فیل" کے ہاتھی تھک کر رہ گئے اور مکہ معظمہ کی طرف آگے نہ بڑھ سکے اور سب ہلاک ہو گئے۔

(۳۳) جنت المعلیٰ :۔ یہ مکہ مکرمہ کا مشہور قبرستان ہے۔

(۳۴) جنت البقیع :۔ یہ مدینہ منورہ کا عظیم قبرستان ہے۔

(۳۵) غار ثور :۔ یہ غار مکہ مکرمہ سے تقریباً تین میل دور جبل ثور میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر اسی غار میں تین دن ٹھہرے تھے۔

(۳۶) غار حرا :۔ یہ غار جبل نور میں واقع ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی اسی غار میں نازل ہوئی۔

بے چینی کے وقت یہ دُعا پڑھے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۔

آندھی کے وقت یہ دُعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ ۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ ۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ اٰجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ

وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا ۔

قرض ادا ہونے کیلئے یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ ط ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۴۰۸ھ کو اسلامی قانون کا چوتھا حصہ مکمل ہوا ۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

اَحْقَرُ الْعِبَادُ
محمد ابو الکلام احسن القادری الفیضی
غفرلہ المولیٰ الباری ولوالدیہ

لب پہ آتی ہے دُعا بَن کے تمنّا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

ہو میرے دم سے یونہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زندگی ہو پروانے کی صورت یارب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبّت یارب

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
دردمندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا

مرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اس رہ پہ چلانا مجھ کو

دُکھ بھی آجائے تو دل نہ ہو پریشاں میرا
شکر ہر حال میں ہو میری زباں پر تیرا

سلام اے مصطفےٰ محبوب رحمٰن یا رسول اللہ
سلام اے مجتبیٰ محبوب یزدان یا رسول اللہ
سلام اے مطلعِ انوارِ سبحان یا رسول اللہ
سلام اے منبعِ انہارِ احساں یا رسول اللہ
سلام اے تاجدارِ بزمِ امکاں یا رسول اللہ
سلام اے شہریارِ ملکِ عرفاں یا رسول اللہ
سلام اے کارسازِ دردمنداں یا رسول اللہ
سلام اے سرفرازِ عرشِ یزداں یا رسول اللہ
سلام اے قبلۂ دیں، کعبۂ جاں یا رسول اللہ
سلام اے روحِ ملت جان و ایماں یا رسول اللہ
سلام اے خاتمِ دورِ رسولاں یا رسول اللہ
سلام اے کاشفِ اسرارِ پنہاں یا رسول اللہ

اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام

یَاجَمِیلُ	یَاقَرِیبُ	یَاعَجِیبُ	یَارَءُوفُ	یَامَعْرُوفُ	یَالَطِیفُ
یَاحَنَّانُ	یَامَنَّانُ	یَامُجِیبُ	یَاعَظِیمُ	یَادَیَّانُ	یَابُرْهَانُ
یَاسُبْحَانُ	یَاسُلْطٰنُ	یَامُسْتَعَانُ	یَامُحْسِنُ	یَامُتَعَالِیُ	یَارَحْمٰنُ
یَارَحِیمُ	یَاکَرِیمُ	یَاعَلِیمُ	یَاحَلِیمُ	یَاجَلِیلُ	یَامَجِیدُ
یَامُفَتِّحُ	یَافَرْدُ	یَاوِتْرُ	یَااَحَدُ	یَاصَمَدُ	یَامَحْمُودُ
یَاصَادِقُ	یَاغَنِیُّ	یَاشَافِیُ	یَاکَافِیُ	یَاوَافِیُ	یَامُعَافِیُ
یَابَاقِیُ	یَااٰخِرُ	یَابَاطِنُ	یَاظَاهِرُ	مَامُهَیْمِنُ	یَاعَزِیزُ
یَاسَلَامُ	یَاجَبَّارُ	یَاخَالِقُ	یَامُصَوِّرُ	یَابَارِئُ	یَاقَیُّومُ
یَاقَابِضُ	یَاحَیُّ	یَامُعِزُّ	یَامُذِلُّ	یَاقَوِیُّ	یَاشَهِیدُ
یَامُعْطِیُ	یَامَانِعُ	یَاحَافِظُ	یَادَافِعُ	یَاوَکِیلُ	یَاکَفِیلُ
یَامُقْتَدِرُ	یَاغَفُورُ	یَاغَفَّارُ	یَامُبْدِئُ	یَامُعِیدُ	یَاخَبِیرُ
یَابَصِیرُ	یَارَفِیعُ	یَامُتَکَبِّرُ	یَاسَمِیعُ	یَااَوَّلُ	یَاهَادِیُ
یَاقَائِمُ	یَاسَتَّارُ	یَاسَاتِرُ	یَافَتَّاحُ	یَامُجِیبَ	الدَّعْوَاتِ
یَاسَیِّدَ	السَّادَاتِ	یَامُحِیِ	السَّیِّاٰتِ	یَاتَوَّابُ	یَاوَهَّابُ
یَامَتِینُ	یَاحَکِیمُ	یَاذَاالْجَلَالِ	وَالْاِکْرَامِ	یَارَافِعَ	الدَّرَجَاتِ
یَامُنْزِلَ	الْبَرَکَاتِ	یَاکَافِیَ	الْمُهِمَّاتِ	یَاوَافِیَ	الْحَسَنَاتِ

یَارَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَااَللّٰهُ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ خاص نام

مُحَمَّدٌ	اَحْمَدُ	حَامِدٌ	مَحْمُوْدٌ	قَاسِمٌ	عَاقِبٌ
فَاتِحٌ	خَاتِمٌ	حَاشِرٌ	مَاحٍ	دَاعٍ	سِرَاجٌ
رَشِيْدٌ	مُنِيْرٌ	بَشِيْرٌ	نَذِيْرٌ	هَادٍ	مُهْدٍ
رَسُوْلٌ	نَبِيٌّ	طٰهٰ	يٰسٓ	مُزَّمِّلٌ	مُدَّثِّرٌ
شَفِيْعٌ	خَلِيْلٌ	كَلِيْمٌ	حَبِيْبٌ	مُصْطَفٰى	مُرْتَضٰى
مُجْتَبٰى	مُخْتَارٌ	نَاصِرٌ	مَنْصُوْرٌ	قَآئِمٌ	حَافِظٌ
شَهِيْدٌ	عَادِلٌ	حَكِيْمٌ	نُوْرٌ	حُجَّةٌ	بُرْهَانٌ
اَبْطَحِيٌّ	مُؤْمِنٌ	مُطِيْعٌ	مُذَكِّرٌ	وَاعِظٌ	اَمِيْنٌ
صَادِقٌ	مُصَدِّقٌ	نَاطِقٌ	صَاحِبٌ	مَكِّيٌّ	مَدَنِيٌّ
عَرَبِيٌّ	هَاشِمِيٌّ	تِهَامِيٌّ	حِجَازِيٌّ	نَزَارِيٌّ	قُرَشِيٌّ
مُضَرِيٌّ	اُمِّيٌّ	عَزِيْزٌ	حَرِيْصٌ	رَءُوْفٌ	رَحِيْمٌ
يَتِيْمٌ	غَنِيٌّ	جَوَّادٌ	فَتَّاحٌ	عَالِمٌ	طَيِّبٌ
طَاهِرٌ	مُطَهَّرٌ	خَطِيْبٌ	فَصِيْحٌ	سَيِّدٌ	مُنْتَقٰى
اِمَامٌ	بَآرٌّ	شَافٍ	مُتَوَسِّطٌ	سَابِقٌ	مُتَصَدِّقٌ
مَهْدِيٌّ	حَقٌّ	مُبِيْنٌ	اَوَّلٌ	اٰخِرٌ	ظَاهِرٌ
بَاطِنٌ	رَحْمَةٌ	مُحَلِّلٌ	مُحَرِّمٌ	اٰمِرٌ	نَاهٍ

اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدار حرم
نوبہار شفاعت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

دُور ونز دیک کے سننے والے وہ کان
کان، لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قُدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں